بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 44

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

24 رجب 1420 ہجری 4 نبوت 1378 ہش 4 نومبر 99ء

لندن ۳ نومبر ۹۹ء ایم ٹی اے : سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمدللہ۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللّٰھم اید امامنا بروح القدس وبارِك لنا فی عمرِہٖ وامرِہٖ

وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی

نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے

یہ اس لئیے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں

......ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام :......

کئی مرتبہ زلزلوں سے پہلے اخباروں میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے کہ دُنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے یہانتک کہ زمین زیر و زبر ہو جائیگی۔ پس وہ زلزلے جو سان فرانسسکو اور فارموسا وغیرہ میں میری پیشگوئی کے مطابق آئے وہ تو سب کو معلوم ہیں۔ لیکن حال میں ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو جو جنوبی حصہ امریکہ یعنی چلی کے صوبہ میں ایک سخت زلزلہ آیا۔ وہ پہلے زلزلوں سے کم نہ تھا۔ جس سے پندرہ چھوٹے بڑے شہر اور قصبے برباد ہو گئے اور ہزار ہا جانیں تلف ہوئیں اور دس لاکھ آدمی ابتک بے خانمان ہیں۔ شاید نادان لوگ کہیں گے کہ یہ کیونکر نشان ہو سکتا ہے۔ یہ زلزلے تو پنجاب میں نہیں آئے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے نہ صرف پنجاب کا اور اس نے تمام دُنیا کیلئے یہ خبریں دی ہیں نہ صرف پنجاب کے لئے۔ یہ بدقسمتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کو ناحق ٹال دینا اور خدا کے کلام کو غور سے نہ پڑھنا اور کوشش کرتے رہنا کہ کسی طرح حق چھپ جائے مگر ایسی تکذیب سے سچائی چھپ نہیں سکتی۔

یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہونگے اور زمین پر اسقدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائینگے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اسکے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہانتک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائینگی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونیوالا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائیگا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

افسوس! حضرت سیّدہ مریم صدّیقہ صاحبہ

حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ رحلت فرما گئیں!

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

قادیان ۳ نومبر آج یہاں یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تشویشناک اور لمبی علالت کے بعد ربوہ میں ہندوستانی وقت کے مطابق دن کے ساڑھے گیارہ بجے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پر اے دل تو جاں فدا کر

آپ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں اور آپ کو یہ شرف حاصل تھا کہ آپ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی بہو تھیں۔ اور حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی بہو کے علاوہ بھتیجی بھی تھیں۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی حرم محترم اور سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور ہمارے موجودہ امام ہمام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی قابل احترام اُمّی تھیں اسی طرح آپ کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بہو حضرت مصلح موعود کی بیوی اور دو خلفاء کی ماں ہونے کا شرف حاصل ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی بیگم صاحبہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ بھارت آپ کی چھوٹی ہمشیرہ ہیں۔

آپ کی پیدائش ۷ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو ہوئی تھی آپ کے والد نے ابتداء سے ہی آپ کو خدمت دین کیلئے وقف کر رکھا تھا اور اس اعتبار سے آپ کی تربیت بھی ہوئی تھی۔ چھ سال کی چھوٹی عمر میں آپ نے والد صاحب کی لکھی ہوئی وہ نظم جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پڑھ کر سنائی جو کہ جماعت میں اس وقت ہر بچے اور بچی کی زبان پر ہے اور جس کا پہلا شعر یوں ہے۔

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

بڑھتے ہوئے عذابوں کا سلسلہ!

۲۹/اکتوبر بروز جمعہ اُڑیسہ مغربی بنگال و آندھرا پردیش کے ساحلی علاقوں کے افراد خواب خرگوش کی حالت میں تھے کہ آدھی رات کے بعد ایسا خوفناک طوفان آیا جس نے آن کی آن میں ڈیڑھ کروڑ سے زائد افراد کو بے گھر کر کے رکھ دیا ہزاروں لوگ لقمۂ اجل بن گئے۔ سمندر کی بیس بیس فٹ اُٹھنے والی لہروں اور ۲۶۰ کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں نے کئی پُلوں، شاہراہوں ریل کی پٹریوں، ٹیلی فون کی تاروں، بڑے بڑے درختوں، مکانوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ اور پھر اگلی صبح موت سے بچنے والے بے بس انسان کبھی طوفانی بارش کو دیکھ رہے تھے اور کبھی اپنے بھائیوں کی لاشوں کو گھورتے ہوئے ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے تاک رہے تھے۔

ابھی پندرہ روز قبل آندھرا اور اُڑیسہ کے علاقوں میں ہی ایک طوفان انسانوں کے سروں پر سے گزر چکا ہے اگرچہ وہ طوفان اس طوفان سے کم تھا لیکن ابھی اُس کے نقصانات کا اندازہ لگایا ہی جا رہا تھا کہ اس ناگہانی عذاب نے خوفناک اژدہا کی طرح اپنا منہ کھول دیا ہے۔ اور ابھی چند دنوں قبل امریکہ بھی ایک شدید قسم کے طوفان سے دوچار ہو چکا ہے۔ اُڑیسہ کے حالیہ طوفان کو وزیر اعظم نے قومی مصیبت قرار دیتے ہوئے تمام اہل وطن کو مدد کیلئے پکارا ہے جس کا مثبت جواب دینا ہم سب کا قومی فرض ہے۔

یہ بات نوٹ کئے جانے کے قابل ہے کہ دنیا میں حیرت انگیز طور پر خدائی عذابوں اور قدرتی آفات کا سلسلہ روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اگر آپ صرف ماہ اکتوبر کے اخبارات کا ہی مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ شدید قسم کے طوفان زلزلے آتش فشاں مادوں کا پھٹنا مختلف قسم کی بیماریاں، حادثات، گروہی فسادات، خانہ جنگیاں اور فرقہ وارانہ خونریزیاں اخبارات کے صفحات میں بھری پڑی ہیں یکم اکتوبر کو پاکستان میں سُنّی انتہاپسندوں نے ملتان میں الگ الگ وارداتوں میں ۹ شیعہ مسلمانوں کو ہلاک کر دیا ۱۵ زخمی ہوئے پھر ۸/اکتوبر کو یو این آئی کے حوالے سے خبر چھپی کہ اخبار "Nation" کے مطابق تحریک جعفریہ کے قومی لیڈر ساجد نقوی نے الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ شیعہ فرقہ کے خلاف تشدد کے پیچھے سابقہ پرائم منسٹر پاکستان نواز شریف کے باپ کا ہاتھ ہے۔ ایک سابقہ پرائم منسٹر نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے پاکستان کی موجودہ حالت کو خانہ جنگی سے تعبیر کیا ہے۔

علاوہ اس کے افغانستان، چیچنیا، لبنان، خود ہمارا ملک بھی سخت قسم کے اندرونی خلفشار میں گرفتار ہے۔

☆- یکم اکتوبر کو میکسیکو میں زلزلہ آیا ۱۸ اشخاص ہلاک اور چالیس زخمی ہوگئے تین صد عمارتوں کو نقصان پہنچا۔

☆- ۲۹/ستمبر کو ٹوکیو کے قریب ایٹمی سانحہ پیش آیا یورینیم پلانٹ میں آگ بھڑکنے سے پلانٹ کے کئی ملازم تابکاری کا شکار ہوگئے حکومت نے علاقے کے تین لاکھ باشندوں کو گھروں میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ بچوں پر اس تابکاری کے شدید اثرات ہوئے ہیں۔

☆- ۱۴/اکتوبر کی خبروں کے مطابق تو باسکو میں شدید سیلاب آیا۔

☆- ۱۵/اکتوبر کو لنڈن جیسے ترقی یافتہ شہر میں دو ریل گاڑیوں کی سیدھی ٹکر سے درجنوں مسافر ہلاک اور زخمی ہوگئے اس کے علاوہ دنیا کے تمام ممالک میں روز بروز ریل بس اور ہوائی جہاز حادثوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ جس وقت یہ سطور قلمبند کر رہا ہوں تو T.V. پر مصر کے ہوائی جہاز کے حادثہ کی خبر نشر ہو رہی ہے جس میں دو صد سے زائد افراد سمندر میں غرق ہو چکے ہیں۔

☆- اسی ماہ ایکوے ڈور میں آتش فشاں پہاڑوں سے مزید لاوا پھوٹ رہا ہے اور لوگوں نے وہاں سے نکل کر محفوظ مقامات پر جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

☆- ماہ اکتوبر کے شروع میں ہی میکسیکو کے شہر آریا میں کیچڑ کی باڑھ کی خبر اخبارات میں چھپی ہے۔

☆- جہاں تک بیماروں کا تعلق ہے ان دنوں ہمارے ملک میں ڈینگو کی مہاماری کا خطرہ بڑھ رہا ہے جو یوپی اور پنجاب کے بعض اضلاع میں تیزی سے اپنا اثر دکھا رہی ہے۔ سہارنپور میں اب تک چار درجن اموات ہو چکی ہیں پنجاب کے اضلاع سنگرور فتح گڑھ فرید کوٹ اور دوسرے شہروں کے ہسپتالوں میں کثیر تعداد میں اس کے مریض آ رہے ہیں لدھیانہ کی کالونیوں میں ایک اندازہ کے مطابق ایک ہزار سے زائد ڈینگو کے مریض ہیں۔

☆- جہاں تک ایڈز کا تعلق ہے یہ بیماری نہایت تیزی سے تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے ایک رپورٹ کے مطابق ہر سال ۴۵ لاکھ بچے ایڈز کی بیماری سے مرنے لگے ہیں۔ صرف پچھلے سال سات لاکھ بچے ایڈز کی بیماری لئے ہوئے پیدا ہوئے یونیسیف کی رپورٹ کے مطابق ان میں سے ۳۴ فیصد بچے پہلے سال مر جائیں گے۔

اس وقت ہم نے زیادہ تر صرف ماہ اکتوبر میں ہونے والے حادثات و واقعات کی ایک جھلک اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کی ہے۔ اسی ماہ میں ۱۶/اکتوبر کو دہرہ دون میں ایک سیمینار منعقد ہوا ہے جس میں قدرتی آفات سے حفاظت کے ذرائع اور عوام کے آپسی تعاون کے متعلق غور کیا گیا۔

سوال یہ ہے کہ اس قدر تیزی سے یہ حوادث اور قدرتی آفات کیوں نازل ہو رہے ہیں! کیا خدا نے انسان کو زمین پر دن بدن بڑھتی ہوئی ان آفات کا شکار بننے کیلئے پیدا کیا ہے۔

غور کیجئے کہ آج کے دور میں ہر طرح کا فسق و فجور، گناہ، ظلم، قتل و غارت، بے انصافی اور بد چلنی کی کس قدر انتہا ہو چکی ہے۔ یہ تمام گناہ جب ایک گھٹا ٹوپ اندھیری رات کی طرح دنیا پر چھا جاتے ہیں اور خشکی و سمندر فساد سے بھر جاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہے ہے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے، انہیں جسمانی اور روحانی بیماریوں سے بچانے کیلئے، انسان کو انسان کے ظلم سے محفوظ کرنے کیلئے اپنے بندوں ہی میں سے کسی ہدایت دینے والے کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ بعض تو وقت کا تقاضا جان کر اس پر ایمان لے آتے ہیں لیکن بعض نہ صرف اس کی تکذیب کرتے ہیں بلکہ توہین پر مصر ہو جاتے ہیں اور دنیا میں پہلے سے بڑھے ہوئے ظلم اور گناہوں میں ان کی فرستادۂ الٰہی سے شوخی و شرارت اُن کے بڑھے ہوئے ظلموں میں ایک مزید ظلم کے طور پر شامل ہو جاتی ہے۔ اس پر خدا کا عذاب نازل ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ گناہوں سے بھری ہوئی زمین کو اور ظلموں میں پھنسے ہوئے انسان کے دلوں کو دھونا چاہتا ہے۔

اِس بارہ میں قرآن حکیم کا بیان کردہ ایک بنیادی اصول ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ جب بھی خدا کے غضب کو زیادہ بھڑکتا ہوا اور عذاب کو پے در پے نازل ہوتا ہوا دیکھو تو سمجھو کہ اس دور میں خدا نے اپنے ظالم بندوں پر رحم کر کے کسی فرستادہ کو بھیجا ہے۔ اور بعض بندے اپنی شوخیوں اور شرارتوں سے نہ صرف اس کو جھٹلا رہے ہیں بلکہ اس کی توہین و تذلیل میں مصروف ہیں۔ فرمایا:-

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَمَاكُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا۔ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ وَّكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا۔ (بنی اسرائیل:۱۶تا۱۸)

ترجمہ از تفسیر صغیر:- پس یاد رکھو کہ جو ہدایت کو قبول کرے گا اس کا ہدایت پانا اس کی ذات کے فائدے کیلئے ہے اور جو اس ہدایت کو رد کر کے گمراہ ہوگا اس کا گمراہ ہونا اس کے نفس کے خلاف پڑے گا اور کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اُٹھائے گی۔ اور ہم (کسی قوم پر) ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک ان کی طرف) کوئی رسول نہ بھیج لیں۔ اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کریں تو پہلے ہم اس کے آسودہ حال لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں جس پر وہ اُلٹا اس بستی میں نافرمانی کا راہ اختیار کر لیتے ہیں تب اس بستی کے متعلق ہمارا کلام پورا ہو جاتا ہے اور ہم اُسے پوری طرح تباہ کر دیتے ہیں اور اس قانون کے مطابق ہم نے نوح کی قوم کو اور اس کے بعد (یکے بعد دیگرے) بہت سی نسلوں کو ہلاک کیا اور تیرا ربّ اپنے بندوں کے گناہوں پر (اچھی طرح) آگاہی رکھنے والا ہے اور انہیں خوب دیکھتا ہے۔ مذکورہ آیاتِ ربانی سے دو باتیں کھل کر سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ دنیا میں عذاب فسق و فجور اور ظلم و ناانصافی کے بڑھ جانے پر نازل ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جب تک ان گناہوں کے بد نتائج کو کھول کھول کر بیان کرنے والا کوئی ہادی خدا تعالیٰ نہ بھیج دے اُس وقت تک پے در پے اور شدید عذابوں سے خدا انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ پس دیکھنے اور سمجھنے والی بات یہ ہے کہ جب مختلف قسم کے عذابوں کا مسلسل و لگاتار سلسلہ جاری ہے تو یقیناً کوئی فرستادہ مبعوث ہو چکا ہے جس کی توہین و تکذیب بھی کی جا رہی ہے۔ اسی لئے عقلمندوں کا فرض ہے کہ اس ہادی کی تلاش کریں۔

پس عقل و ہوش رکھنے والے منصف مزاج انسانوں کیلئے ہم آج کی اِس گفتگو کے ذریعہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ فرستادۂ الٰہی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں جو مسیح موعود اور مہدی معہود اور موعود کل ادیان عالم کی شکل میں قادیان کی بستی میں آج سے سَو سال قبل مبعوث ہو چکے ہیں اور وہی ہیں جو بار بار خدا کی طرف سے آنے والے ان عذابوں سے ڈرا چکے ہیں لیکن لوگوں نے تو آپ کی مخالفت و توہین کو اپنے دنیوی کاروبار کے چمکانے اور پیٹ بھرنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ۔

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو!
ہوگئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دِن (حقیقت الوحی)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا:-

وہ دِن نزدیک ہیں بلکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلہ بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اسلئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام دِل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پس میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہوگئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بَلا سے ڈرتے ہیں اُن پر رحم کیا جائے گا... اَے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اَے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اَے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا... مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لُوط کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷ نشان نمبر ۱۷)

باقی صفحہ (۱۱) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آج دنیا میں شاید ہی کوئی اور انسان ہو جس کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا اپنے تجربہ سے اتنا کامل یقین ہو جتنا مجھے ہے

میں تو آپ سب کے بارہ میں ہمیشہ پریشان رہتا ہوں۔ بیماری کی حالت میں بھی سب کے لئے دعائیں کرتا ہوں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ بتاریخ ۱۰ر ستمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۰ر تبوک ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔
الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے میں مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے حاضر نہیں ہو سکا اس کی وجہ کچھ بیماریاں تھیں، ذہنی طور پر پریشانیاں تھیں جن کی وجہ سے دماغ میں ذرا وضاحت کے ساتھ بات کو بیان کرنا مشکل تھا۔ بہر حال ان پریشانیوں کی ایک بڑی وجہ تو گزشتہ سال کے جلسہ کی عظیم الشان کامیابی اور خدا کا بہت بڑا احسان تھا جس میں اس نے ہماری ایک خواہش کو پورا کر دیا کہ ہم ایک کروڑ ہو گئے۔ اس کے بعد کچھ تو ملاقاتیوں کی وجہ سے ذہن کو پریشانی رہی کیونکہ اکیس ہزار مرد اور عورتیں سارے ملنے کے لئے آنا چاہتے تھے اور شاید دوستوں کو معلوم نہیں کہ جلسے سے بہت بڑھ کر، ساری تقاریر سے بڑھ کر ملاقاتوں کا بوجھ ہوتا ہے۔ اس میں اچھی خبریں سنانے والے بھی تھے اور بری خبریں سنانے والے بھی تھے۔ نہایت تکلیف دہ حالات بتانے والے بھی ہوتے تھے۔ ایسی عورتیں بھی تھیں جن کی زندگی غموں اور فکروں سے پاگل ہوئی ہوئی ہے۔ وہ سارے بوجھ وہ میرے ذہن پر خود بخود لادتے رہے اور بے انتہا پریشانی تھی۔

پھر اس کے علاوہ ان کے جانے کا وقت اور پھر اصرار کہ پھر دوبارہ ملیں گے، پھر ساتھ کھڑے ہو کر تصویریں کھنچوانا۔ اکیس ہزار آدمیوں سے اگر آپ مل کر دیکھیں تو میرا خیال ہے کہ عام انسان کا دماغ بھی کسی حد تک بھنا ضرور جائے گا۔ اور ہر ایک شخص اپنے مسئلے کو میرا مسئلہ ہی سمجھتا ہے۔ اور یہ درست ہے کہ میرا مسئلہ اس کا مسئلہ، اس کا مسئلہ میرا مسئلہ۔ اور بعض دفعہ بعض ایسی راز کی باتیں بھی بیان کر دیتے ہیں جن کا بیان کرنا نہ عورت کے لئے مرد کے خلاف مناسب ہے، نہ مرد کے لئے عورت کے خلاف مناسب ہے اور یہ عادت بڑی خطرناک اعصاب شکن ثابت ہوتی ہے۔ تو یہ سارے بوجھ اکٹھے اور پھر اچانک خلا آیا۔ جلسے کے اتنے کاموں کے بعد جیسے اچانک وقت کا ایک خلا آگیا اور اس کے نتیجے میں ذہن اس قسم کی سوچوں میں مبتلا ہو گیا، ایک چکر سا چل پڑا جس کے پیش نظر میں نے سمجھا کہ اب مناسب نہیں ہے کہ اس ذہنی کیفیت کے ساتھ جب دماغ باتوں میں الجھا ہوا ہو تو اس وقت میں نماز پڑھا سکوں۔ یہ مختصر بیماری کی تفصیل ہے۔

لیکن آج جمعة المبارک دسواں جمعة المبارک ہے جس کو ہم Friday the 10th کہتے ہیں اس لئے میری دعا تھی اللہ سے کہ آج Friday the 10th کو میں جماعت کو مایوس نہ کروں اور یہ Friday the 10th میری آئندہ صحت کا آغاز بن جائے۔ اسی پہلو سے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کے سامنے حاضر ہو گیا ہوں تاکہ آپ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیں کہ میں بالکل نارمل ہوں، میرے ہوش و حواس درست ہیں، میرے تمام قویٰ درست ہیں اور ہر بات جو کہہ رہا ہوں بڑے یقین کے ساتھ اور پورے اعتماد سے کہہ رہا ہوں۔ اس بیماری کے مختصر تعارف کے ساتھ میں آپ کو ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰه۔ اس پہ جتنے بھی لوگ اپنے نفس پر غور کر کے دیکھیں گے انہیں غور کرتے وقت اندر سے کچھ نہ کچھ گناہ نظر آ جائیں گے اور ان گناہوں کو استغفار سے ڈھانپنا چاہئے۔ ان گناہوں کو اچھالنا نہیں چاہئے۔ خدا کے حضور عرض کرنا تو الگ بات ہے مگر اگر اچھال اچھال کر پیش کریں گے تو یہ بھی ایک بیماری کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ استغفار کریں، اپنے گناہوں اور کمزوریوں کو چھپائیں اور توکل رکھیں کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو سب کچھ بخش سکتا ہے۔ نہ چاہے تو وہ مالک ہے کچھ بھی نہیں بخشے گا۔ لیکن اس کی بخشش کی کوئی اتھاہ نہیں ہے، کوئی کنارہ نہیں ہے، کوئی وسعت اس کی بخشش کو محیط نہیں کر سکتی۔

اس لئے جس کامل رسول نے خدا تعالیٰ کے متعلق یہ کامل یقین دیا ہے اس نے زندگی کو رہنے کے قابل بنا دیا ورنہ ہر شخص موت کے وقت جب اپنی پرانی باتوں کو سوچے اور گناہوں کو سوچے تو اس کو نجات کا کوئی رستہ نظر نہ آتا۔ صرف ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بڑے سے بڑے گناہگاروں کے لئے بھی مغفرت کے رستے کھولے ہیں اور بڑے سے بڑے نیکوکاروں کے لئے بھی تنبیہ کی ہے کہ تم بھی جہنم میں جا سکتے ہو۔ نیکوکاروں کو اگر اپنی نیکی کا بہت ہی اعتماد ہو یا غرور ہو تو بسا اوقات وہ نیکی کرتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ بظاہر جنت کے قریب ہو جاتے ہیں مگر پھر کوئی ایسا اندرونی نقص سامنے آ جاتا ہے کہ وہ جنت کے دروازے پہ گویا قفل لگا دیتے ہیں۔ پھر وہ پیچھے ہٹنے لگ جاتے ہیں۔ بسا اوقات لوگ عمر بھر کی بدیاں کرتے ہیں یہاں تک کہ جہنم کے قریب پہنچ جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان کے دل کی کسی نیکی کو قبول کرتے ہوئے انہیں جہنم سے دور کرنا شروع کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی راہیں لامتناہی ہیں یہاں تک کہ ایک کنچنی کے متعلق بھی فرمایا ساری زندگی کنچنی رہی اور ایک پیاسے کتے کو کنویں کے کنارے پر دیکھا تو اپنا بوٹ اتار کر دوپٹے سے بوٹ باندھا اس میں سے پانی نکال کر اسے پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی بخش دیا۔ اب یہ خدا تعالیٰ کی شان ہے۔ وہ نکتہ نواز ہے۔ دل میں نیکی کا نکتہ ضرور قائم رکھنا چاہئے اور ایسے بخشش کے معاملات میں اکثر میں نے دیکھا ہے کہ جو بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے میں مستعد ہو

اور دیانتداری سے خدمت کرتا ہو، تیامیٰ کی، غریبوں کی بسا اوقات ان کی بخشش کے رستے زیادہ نکلتے ہیں۔

یہ نصیحت آپ بھی بڑی اچھی طرح پلّے باندھ لیں۔ اپنے نفس کی نیکی پر تکبر نہ کریں اور نیک ہوں بھی تو بعید نہیں کہ اندر کوئی بدی کا کیڑا جو تکبر کے رنگ میں پایا جاتا ہے وہ بڑھ کر پھیل جائے۔ تو اللہ سے معاملہ سادہ رکھیں۔ اور میں تو یہ دعا کرتا ہوں کہ کاش مجھے ایمان العجائز عطا ہوا ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایمان العجائز کے متعلق فرمایا ہے کہ ایسا ایمان جس میں بڑی بڑی بوڑھی شریف عورتیں، مرد بوڑھے کمزور سادہ ان کو مسائل کا کچھ بھی پتہ نہیں مگر ایمان ہے کہ وہ میخ کی طرح دل میں گڑا ہوا ہوتا ہے، ایک ذرہ بھی شک نہیں ہوتا۔ ساری زندگی وہ کسی ابتلا میں نہیں ڈالے جاتے۔ میرے نزدیک تو وہ سب سے خوش نصیب گروہ ہے جب بھی مرتا ہے ہدایت پہ مرتا ہے۔

دوسرے نیک لوگوں میں جو تفکرات کرنے والے ہیں ان کو یہ پریشانی بعض دفعہ لاحق ہو جاتی ہے اور بعض لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی کے ازل اور ابد کے چکر میں پڑ جاتے ہیں کہ کیا ہے اور کیسے ممکن ہے۔ مجھ سے بھی ایک سوال جواب کی مجلس میں کسی نے سوال کیا تھا۔ وہ بچہ تھا میں نے اس کو سمجھایا کہ توبہ کرو۔ کیونکہ خدا ہے یہ تو ایک قطعی بات ہے جس طرح یہ ساری کائنات ہے۔ میں اور تم ہم کوئی قطعی نہیں ہم بھی یونہی لغو ہو سکتے ہیں۔ یہ قطعیت ہے کہ خدا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ اس بات کو کوئی ٹال سکے، اللہ تعالیٰ یقینی ہے۔ اتنا کامل یقین خدا تعالیٰ کی ہستی کا میرے دل میں ہے کہ میں خدا کی قسم کھا کر آپ کو کہتا ہوں کہ آج دنیا میں شاید ہی کوئی اور انسان ہو جس کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا اپنے تجربے سے اتنا کامل یقین ہو جتنا مجھے ہے اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں، کوئی تکبر نہیں، لازماً یہ بات سو فیصد درست ہے۔ پس اس کے باوجود اگر میں یہ سوچنے لگوں ازل اور ابد تو میرا دماغ بھنا جائے گا اور چونکہ اپنی بعض تحریرات میں اور سوال وجواب میں یہ مضمون چھیڑنا پڑتا ہے اس لئے یہ بھی ایک ذہنی پریشانی کا موجب بن جاتا ہے۔

جتنے بھی مجھ سے سوال جواب کے موقع پر دہریہ ملتے ہیں جب بھی وہ ازل اور ابد کا سوال اٹھاتے ہیں میں ان کو سائنسی جواب تو دیتا ہوں مگر یہ بتانا ضروری ہے کہ اگر وہ اس جواب کے چکر میں پھنس گئے تو اس سے ان کے ایمان کو ایک دھچکا لگے گا اور واقعہ یہ ہوگا کہ خدا ہے۔ تبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان تک تو رہو مگر اس کی ہستی کی کنہہ نہ تلاش کرو۔ بالکل کوشش نہ کرو کہ اس کی ہستی کو سمجھ سکو۔ اس میں عیسائیوں کی طرح کی Mystery نہیں ہے کہ جس میں تضاد پایا جاتا ہے لیکن وہ ذات جس جیسا کوئی ہے ہی نہیں لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ اس ذات کو مثالوں سے سمجھنا یہ بڑا مشکل کام ہے۔ ہماری جتنی بھی مثالیں ہیں وہ انسانی سوچ کی مثالیں ہیں اور جو کسی مثال پر پورا ہی نہیں اترتا، اس کی مثال ہی الگ ہے۔ وہ اپنی مخلوق سے کسی پہلو سے بھی برابر نہیں ہو سکتا اس کے لئے مخلوق کا سمجھنا اتنا مشکل ہے اس سے بھی زیادہ مشکل ہے جتنا ایک کیڑا انسان کو سمجھنے کی کوشش کرے اور انسان نے جو ترقی کر لی ہے دنیا میں اس ساری ترقی کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ یہ اگر سوچے کہ ایک انسان کتنی تیز رفتار سے کہاں تک پہنچتا ہے، راکٹ کیسے بنائے ہیں کچھ پتہ نہیں چلے گا۔ صرف اتنا پتہ ہے کہ اس کے کُنْ میں ساری زندگی ہے۔ اس کے کُنْ سے فَیَکُوْن ہوتا ہے اور عالمِ وجود اس سے ہے اور وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ سے یہ اس کی فطرت، جذبہ کہ کائنات پھوٹتی رہے یہ دائمی ہے اس لئے اس کا ایک کنارہ آپ چھو نہیں سکتے کیونکہ دائمی صفت سے وہ جلوہ ظاہر ہوتا چلا جا رہا ہے اور دائمی آئندہ بھی اسی طرح ظاہر ہوتا رہے گا۔

یہ نصیحت میں نے اپنی طرف سے محتاط الفاظ میں کی ہے کیونکہ یہ بیماری اکثر دانشوروں کو لگتی ہے اور جماعت میں بھی دانشور ہیں۔ میں ان کو اتنا نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے معاملے میں کامل یقین رکھیں اور یہ ایک ایسا یقین ہے جس میں ایک ادنیٰ بھی شک نہیں، میں کتنی دفعہ سمجھاؤں، کس دف سے منادی کروں کہ ہمارا ایک خدا ہے۔ یہ کائنات ناممکن ہے اس کے بغیر۔ پکڑتا بھی ہے اور معاف بھی کرتا ہے۔

تو یہ آج جمعۃ المبارک فرائیڈے دی ٹینتھ ہے اس کے لئے یہ میں نے مختصر خطبے کا مضمون چنا ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی وناصر ہو۔ میں تو آپ سب کے بارے میں ہمیشہ پریشان رہتا ہوں۔ بیماری کی حالت میں بھی سب کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ جس حد تک ممکن ہے یتیموں، غریبوں، بیواؤں، مسکینوں کی مدد کے لئے انتظام کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ کیونکہ سب پیسہ جماعت ہی کا ہے لیکن وہ پیسہ جو جماعت مجھے دے دیتی ہے ذاتی طور پر وہ بھی اب تمام کا تمام میں غرباء کی خدمت میں ہی لگا دیتا ہوں تاکہ شاید اسی طرح میری بخشش کا سامان ہو۔ آپ بھی میرے لئے یہی دعا کیا کریں۔ اللہ حافظ وناصر ہو۔

خطبہ ثانیہ کے بعد اقامۃ نماز سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج میں نے امام صاحب کو مقرر کیا ہوا ہے کہ وہ نماز جمعہ مختصر پڑھا دیں کیونکہ یہ خطبہ جو دیا ہے اس کا بھی ذہن پہ بوجھ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت بھی تھی اور ان آخری دنوں میں مجھے لطف آرہا ہے کہ وہ سنت پوری کرنے کی بھی توفیق مل رہی ہے کہ آپ کے لئے امام اور ہوتا تھا۔ بعض دفعہ خطبہ آپ دیتے تھے امام دوسرا امامت کراتا تھا تو آج اس سنت کا آغاز بھی کرتے ہیں اور امام صاحب انشاء اللہ اب نماز جمعہ پڑھائیں گے۔ تشریف لائیں۔

(چنانچہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے محراب کے اندر حضور ایدہ اللہ کے بائیں طرف کھڑے ہو کر نماز جمعہ پڑھائی)

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

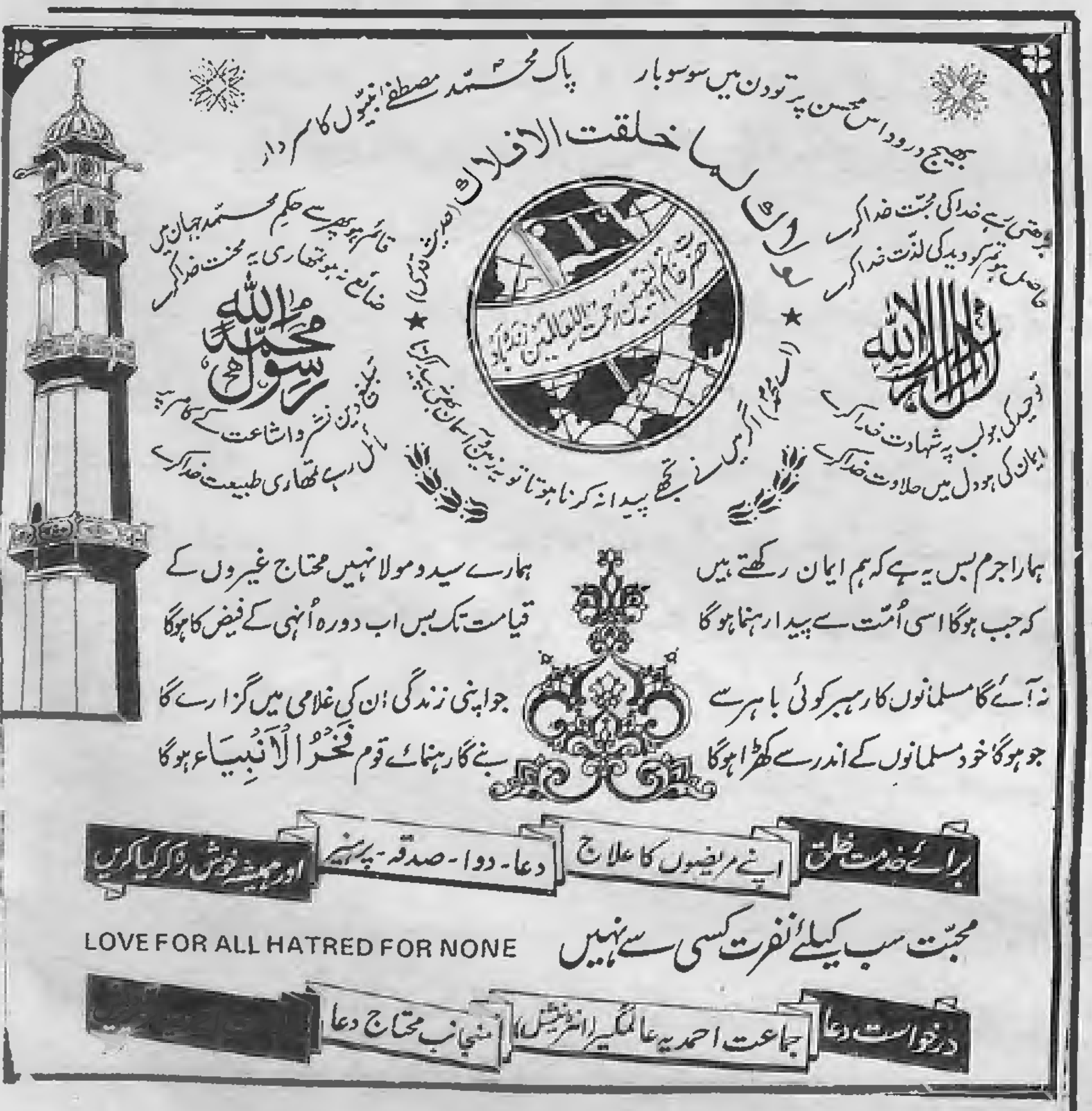

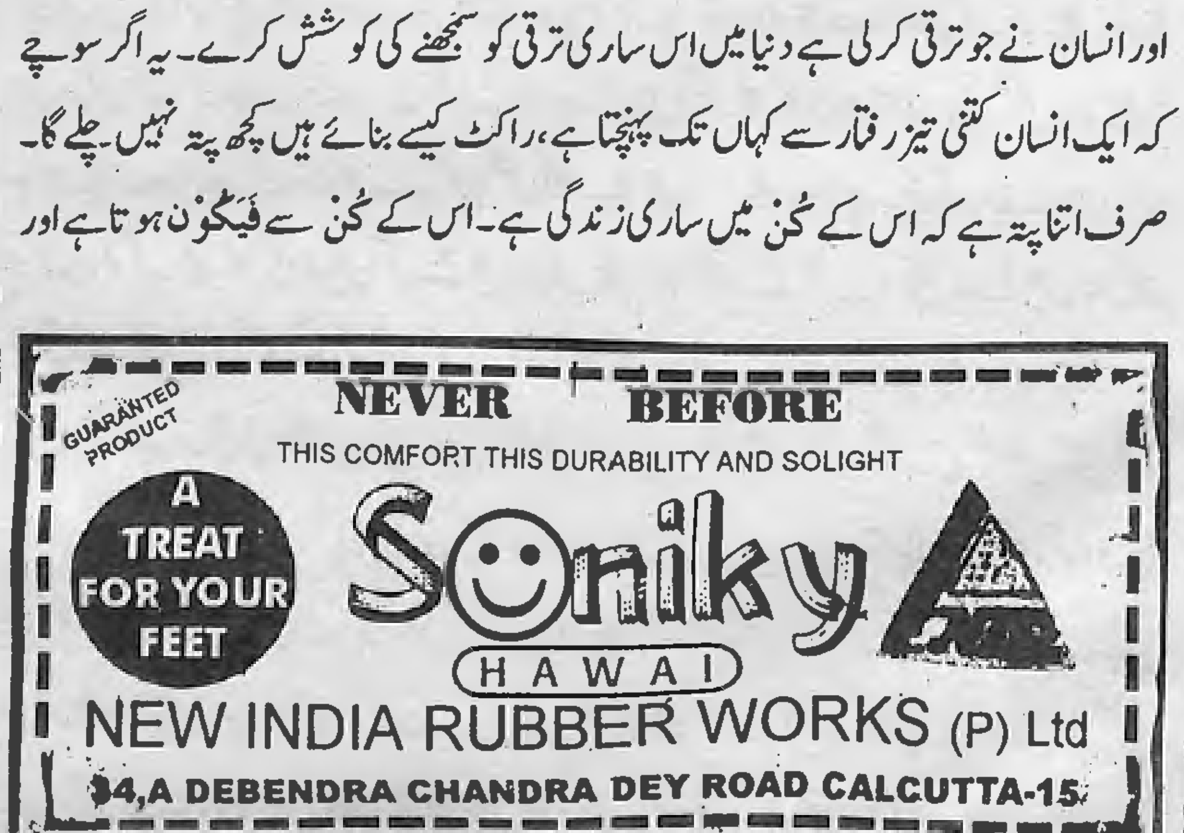

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم　　　　گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

اللہ اور اس کے رسول مقبول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و سلم کی محبت میں سرشار معصوم احمدیوں پر

توہین رسالت کے سراسر جھوٹے اور ناپاک الزام میں عائد بعض مقدمات کی تفصیل

(رشید احمد چوہدری۔ پریس سیکرٹری)

(آٹھویں قسط)

ڈپٹی کمشنر کی مداخلت پر تبلیغ کے جرم میں قائم ہونے والا مقدمہ توہین رسالت کے مقدمہ میں تبدیل کردیا گیا۔

تین مربیان کو بھی مقدمہ میں ملوث کر دیا گیا

موضع ہرا تھانہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کے چھ احمدی احباب جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں: (۱) محمد الٰہی ولد سردار (۲) تصور الٰہی ولد محمد الٰہی (۳) محمد خان ولد فتح دین (۴) جاوید احمد ولد خلیل احمد (۵) اعجاز احمد ولد محمد حیات (٦) ماسٹر مبشر احمد ولد صلاح الدین۔ کے خلاف ایک مقدمہ نمبر ۲۰۴ تبلیغ کرنے اور لٹریچر تقسیم کرنے کے جرم میں مورخہ ۲۱/جولائی ۱۹۹٦ء کو تھانہ علی پور چٹھہ میں زیر دفعہ 298/C تعزیرات پاکستان درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ ایک مخالف سلسلہ ذوالفقار علی ولد شیر علی ساکن کوٹ ہرا کی تحریری درخواست پر درج کیا گیا۔ مدعی نے انچارج چوکی رسول نگر کے نام درخواست میں لکھا: ”میں موضع کوٹ ہرا کا رہائشی ہوں اور پرائمری سکول قادر آباد کالونی میں بطور ٹیچر ملازمت کرتا ہوں۔ ہمارے گاؤں میں مسمیان محمد الٰہی ولد سردار، تصور الٰہی ولد محمد الٰہی، محمد خان ولد فتح دین، جاوید احمد ولد خلیل احمد، اعجاز احمد ولد محمد حیات ساکنان کوٹ ہرا اور ماسٹر مبشر احمد میانہ ساکن مدرسہ چٹھہ قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو آئے دن اپنے دین کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ مورخہ ۲۸/جون ۱۹۹٦ء کو مندرجہ بالا اشخاص نے ایک تبلیغی مجلس محمد خان مذکور کے گھر میں منعقد کی۔ میں اور ٹیپو سلطان ولد محمد اسلم اور کاشف زمان ولد محمد زمان ساکنان کوٹ ہرا عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد کے باہر کھڑے تھے کہ محمد خان مذکور ہمیں بھی بلا کر اپنے گھر لے گیا۔ مندرجہ بالا اشخاص قادیانی فرقہ کی تبلیغ باری باری کرتے رہے اور ہمیں قادیانی فرقہ میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے رہے۔ ہمارے علاوہ اس مجلس میں اصغر علی، صوفی محمد صادق اور محمد ارشد ولد ارشاد اللہ نمبردار جو کہ اہل سنت جماعت سے تعلق رکھتے ہیں شامل تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ مندرجہ بالا ملزمان نے تین عدد لٹریچر ”ایک غلطی کا ازالہ“، ”سیرت مسیح موعود“، اور ”کیا احمدی سچے مسلمان نہیں“ ہمیں دیئے۔ یہ لٹریچر جماعت اہل سنت کے بالکل منافی ہے۔ اس طرح ملزمان مذکوران نے فرقہ احمدی میں شامل ہونے کے لئے لوگوں کو ترغیب دے کر اور مندرجہ بالا لٹریچر اپنے فرقہ کی مشہوری کے لئے دے کر بہت سنگین جرم کیا ہے۔ اس لئے بذریعہ درخواست ہذا استدعا ہے کہ ملزمان مذکور ان کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے“۔

اس درخواست پر انچارج چوکی رسول نگر نے یہ لکھ کر کہ درخواست سے صورت کارروائی بمطابق دفعہ 298/C تعزیرات پاکستان پائی جاتی ہے۔ انچارج تھانہ علی پور چٹھہ کو اسی دن یعنی ۲۱/جولائی ۱۹۹٦ء کو بھجوا دی جہاں مذکورہ بالا چھ آدمیوں کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا۔

دو احباب کو تو فوری طور پر گرفتار کرلیا گیا مگر بقیہ چار کی ضمانت قبل از گرفتاری کرالی گئی تاہم ضمانت کی توثیق کے موقع پر مجلس ختم نبوت گوجرانوالہ کے ملاؤں کے شور وغل اور عدالت کو دھمکیوں کی وجہ سے ان کی ضمانتوں کی توثیق نہ ہو سکی اور سب احمدی احباب گرفتار ہوگئے۔

ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ جاوید سرور نے احمدیہ دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسسٹنٹ کمشنر پولیس کو ہدایت دی کہ وہ علی پور چٹھہ تھانہ کے انچارج کو حکم دے اور سب احمدیوں کے خلاف مقدمہ میں دفعہ 295/C (توہین رسالت) کا اضافہ کرے۔ نیز اس مقدمہ میں جماعت احمدیہ کے تین مربیان کو بھی شامل کرے۔ چنانچہ اس کے حکم سے نہ صرف مقدمہ میں توہین رسالت کی دفعہ کا اضافہ ہوا بلکہ تین مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ مکرم طاہر احمد صاحب، مکرم منیر احمد صاحب بھٹی اور مکرم محمد داؤد صاحب کو بھی بغیر کوئی وجہ بتائے پولیس نے اس مقدمہ میں ملوث کرلیا۔

اس طرح یہ مقدمہ جو چھ احمدیوں کے خلاف تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کا مقدمہ تھا اب ۹ احمدیوں کے خلاف توہین رسالت کے مقدمہ میں تبدیل ہو گیا اور سیشن کورٹ میں اس کی سماعت شروع ہوئی۔

مورخہ ۳۰/اپریل ۱۹۹۸ء کو عدالت میں صرف اس بات پر بحث ہوئی کہ اس مقدمہ میں دفعہ 295/C کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں۔ مقدمہ کی کارروائی ابھی جاری ہے۔

☆……☆……☆

مجسٹریٹ نے تبلیغ کے جرم میں مقدمہ کو توہین رسالت کے مقدمے میں تبدیل کر دیا

مکرم ڈاکٹر رانا سعید احمد صاحب ساکن چک 61-RB ضلع فیصل آباد کے خلاف تھانہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد میں مورخہ ۹۷-۴-۲٦ کو ایک مقدمہ نمبر ۲۱۸ تبلیغ کرنے کے جرم میں زیر دفعہ 298/C تعزیرات پاکستان درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ مولوی غلام نبی ولد رحیم بخش امام مسجد غوثیہ چک نمبر 61-RB فیصل آباد کی تحریری درخواست پر درج ہوا۔ مسجد کے ملاں نے انچارج تھانہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد کو لکھا:

چک نمبر 61RB تھانہ کھرڑیانوالہ چوکی بلوچنی میں ایک شخص ڈاکٹر سعید احمد قادیانی غیر مسلم نے کاکا کشمیری قادیانی ساکن چک ہذا کی دوکان میں ڈاکٹری کرتا ہے اور مریضوں کو قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ مسلمانوں میں آیات قرآنی اور ان کے ترجمہ کی پرچیاں تقسیم کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ قادیانی مذہب سچا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی جعلی نبی سچا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ حضور سرور کائنات ﷺ معراج پر نہیں گئے اور دیگر توہین آمیز تبلیغ کرتا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور احساسات مجروح ہوتے ہیں جو زیر دفعات 295/C اور 298/C تعزیرات پاکستان جرم ہے۔ اور مولانا غلام نبی، بشارت علی ٹھیکیدار، چوہدری نذیر احمد بسرا کو قادیانی مذہب کی تحریری چٹیں بنا کر دی ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ ڈاکٹر سعید احمد قادیانی غیر مسلم کے خلاف زیر دفعہ 295/C اور 298/C تعزیرات پاکستان پرچہ درج کیا جائے اور ملزم کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جائے“۔

اس درخواست پر چوکی بلوچنی کے اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس فدا حسین نے لکھا:

”اس وقت مولانا غلام نبی ولد رحیم بخش ساکن چک نمبر 61-RB امام مسجد نے ایک تحریری درخواست پیش کی ہے۔ درخواست و حالات و واقعات سے سردست صورت جرم 298/C تعزیرات پاکستان پائی جاتی ہے“ اور انہوں نے یہ درخواست اس رپورٹ کے ساتھ مقدمہ کے اندراج کے لئے ۲٦/اپریل ۱۹۹۷ء کو ہی تھانہ کھرڑیانوالہ بھجوا دی جہاں ڈاکٹر سعید احمد کے خلاف دفعہ 298/C کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا اور بعد ازاں ان کو گرفتار کرلیا گیا۔

ان کی طرف سے ضمانت کی درخواست دائر کی گئی جو جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں مورخہ ۷/مئی کو پیش ہوئی اور اس نے ضمانت کی درخواست نامنظور کر دی اور فیصلہ میں لکھا کہ بادی النظر میں مقدمہ ہذا کے حالات کے مطابق ملزم کے خلاف جرم دفعہ 295/C کا اطلاق بھی پایا جاتا ہے لہذا درخواست ضمانت اس عدالت کے دائرہ اختیار سماعت میں نہ ہونے کی بنا پر خارج کی جاتی ہے۔

اس فیصلہ کے خلاف سیشن کورٹ فیصل آباد میں ضمانت کی درخواست دی گئی مگر سیشن جج نے بھی مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی ضمانت کی درخواست منظور نہ کی۔ چنانچہ لاہور ہائی کورٹ میں درخواست دی گئی جہاں بالآخر وہ منظور ہو گئی۔ اور اس طرح ڈاکٹر صاحب کو ضمانت کے حصول کے لئے تین ماہ جیل میں گزارنے پڑے۔

مخالفین نے عدالت پر دباؤ ڈالنے کے لئے فیصل آباد شہر کے مختلف علاقوں میں دیواروں پر مندرجہ ذیل اشتہارات لکھے ہوئے ہیں:

(۱) گستاخ رسول شفیق سعید قادیانی کو پھانسی دو۔

(سنی دفاع)

(۲) گستاخ رسول شفیق مسیح سعید قادیانی کو پھانسی دو۔

نیز ضمانت کی سماعت کے دن وہ بہت بڑی تعداد میں عدالت میں آجاتے ہیں تاکہ جج پر دباؤ ڈالا جاسکے۔ مقدمہ کی سماعت سیشن کورٹ فیصل آباد میں جاری ہے۔

☆……☆……☆

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دُنیا میں بھیجا گیا ہوں“ {مسیح موعود}

(الوصیت: صفحہ 11-10)

مہمان نوازی اور حضرت مسیح موعود

(فضل حق خان: متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

اکرام ضیف اور مہمان نوازی دین اسلام کے سکھائے ہوئے اخلاق میں سے ایک بہت ہی اہم خلق ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی حیاتِ طیبہ ساری کی ساری اعلیٰ اسلامی اخلاق کی آئینہ دار تھی۔ جب آپؐ پر پہلی وحی کا نزول ہوا تو آپؐ غارِ حرا سے نہایت گھبراہٹ کی حالت میں گھر تشریف لے گئے اور حضرت خدیجہ الکبریٰ کو فرمایا کہ مجھے کمبل اوڑھا دو۔ جب آپؐ کی طبیعت میں کچھ سکون پیدا ہوا تو آپؐ نے حضرت خدیجہؓ کو نزول وحی کا واقعہ سنایا اور فرمایا خدیجہ مجھے خوف محسوس ہوتا ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے جواب دیا، خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کریگا۔ آپؐ تو صلہ رحمی کرنے والے کمزوروں کا بوجھ اُٹھانے والے، محتاجوں کیلئے کمانے والے مہمان نوازی کرنے والے اور راہِ حق میں مصائب سہنے والے ہیں۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت خدیجہؓ کی گواہی کے مطابق آپؐ میں ایک خاص وصف مہمان نوازی کا تھا۔ حضورؐ کی زندگی مبارک پر نظر ڈالنے سے یہ بات نمایاں طور پر نظر آتی ہے کہ آپؐ نہ صرف خود مہمان نوازی فرمایا کرتے تھے بلکہ اپنے صحابہ کرام اور ازواج مطہرات کو بھی مہمان نوازی کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

اس روح پرور خلق محمدی کا کامل اور حسین پر تو ہمارے اس زمانہ میں آپؐ کے فرزندِ جلیل سیدنا حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ اکرام ضیف پر نہ صرف آپؑ خود عمل پیرا تھے بلکہ اپنے مریدوں اور زوجہ محترمہ کو بھی اکرام ضیف کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا انداز تلقین بہت خوبصورت مؤثر اور دل پذیر تھا۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے پیاروں اور خاص بندوں سے محبت و پیار کا سلوک بھی بہت نرالا ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو احیاء اسلام اور خلق محمدی کا زندہ و تابندہ نمونہ پیش کرنے کی غرض سے امام الزماں کے منصب پر فائز فرمایا تو قدم قدم پر اپنی مقدس وحی کے ذریعہ آپ کی دستگیری اور راہنمائی فرمائی اس کی ایک بہترین مثال اس رنگ میں نظر آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس ابتدائی زمانہ میں جبکہ

"کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر"

والا دور تھا آپ کو یہ خبر دی کہ

"یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ"

کہ وقت آنے والا ہے کہ لوگ تیرے پاس دور دراز کے علاقوں سے سفر کر کے آئیں گے اس بشارت کے ساتھ یہ بھی فرمادیا۔

"لَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ"

کہ جب لوگوں کا تانتا بندھ جائے اور دن رات کثرت سے لوگ تیرے پاس آئیں تو کبھی اکتاہٹ کا اظہار نہ کرنا اور نہ ہی ان مہمانوں کی آمد سے کسی قسم کی تھکاوٹ محسوس کرنا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نے آپ کو ہجوم خلائق کے آنے کی بشارت بھی دی اور ان کی خدمت کیلئے بھی پہلے سے پوری طرح کمربستہ کر دیا۔

پس اس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی مبارک زندگی پر اکرام ضیف کے لحاظ سے جب نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت بار بار بڑی شان کے ساتھ جلوہ گر نظر آتی ہے کہ آپ نے واقعی مہمان نوازی کا ایسا حق ادا کیا ہے کہ اس دورِ آخرین میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ جس کی تفصیلات پر نظر کرنے سے انسانی روح پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ روح پرور واقعات قارئین کے پیش خدمت ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں:

"جب میں ۱۹۰۵ء میں ہجرت کر کے قادیان چلا آیا اور اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لایا اس وقت میرے دو بچے محمد منظور عمر ۵ سال اور عبد السلام عمر ایک سال کے تھے۔ پہلے تو حضرت اقدس نے مجھے وہ کمرہ رہنے کے واسطے دیا جو حضور کے اوپر والے مکان میں حضور کے رہائشی صحن اور کوچہ بندی کے اوپر والے صحن کے درمیان تھا۔ اس میں صرف دو چارپائیاں بچھ سکتی تھیں۔ چند ماہ ہم وہاں رہے اور چونکہ ساتھ ہی برآمدہ اور صحن میں حضرت اقدس معہ اہل بیت رہتے تھے اس واسطے حضور کے بولنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کیلئے حضرت سیدہ حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پُر ہے اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اس وقت حضرت اقدس نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔ چونکہ میں بالکل ملحقہ کمرہ میں تھا اور کواڑوں کی ساخت پرانے طرز کی تھی جن کے اندر آواز باسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی تھی اس واسطے میں نے اس سارے قصے کو سنا۔ فرمایا۔ دیکھو! ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی۔ رات اندھیری تھی قریب اسے کوئی بستی دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اس درخت کے اوپر ایک پرندہ کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو آشیانے کے نیچے زمین پر آبیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں تا کہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا۔ اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں اور تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمانوں کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہئے کہ اُسے کھانے کو بھی دیں۔ اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہم خود ہی اس آگ میں جاگریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھالے۔ چنانچہ پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا"۔

(ذکر حبیب مولفہ مفتی محمد صادق صاحب صفحہ ۸۵)

آپ اپنے خدام کو بھی اس وصف کے پیدا کرنے کی تلقین فرمایا کرتے چنانچہ فرماتے ہیں:

"چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ کسی کی ضرورت کا علم نہ ہو۔ اس لئے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ جس شے کی اسے ضرورت ہو وہ بلا تکلف کہہ دے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گنہگار ہے۔ ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے"۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۰۲)

مہمانوں کے آرام کا آپ کو کس قدر خیال رہتا تھا اور ان کے آرام و آسائش کیلئے خود اپنی ذات پر کس طرح سختی فرمایا کرتے تھے۔ اس کے چند واقعات درج ذیل ہیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب جو آپ کے خاص رفقاء میں شمار ہوتے ہیں، فرماتے ہیں:

"دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آکر انہوں نے خادمانِ مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اتارے جائیں اور سامان لایا جائے اور چارپائی بچھائی جائے۔ خادمان نے کہا کہ آپ خود اپنا سامان اتروائیں چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہوگئے اور فوراً یکہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہوگئے۔ میں نے مولوی عبد الکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے جانے بھی دو ایسے جلد بازوں کو۔ حضرت اقدس کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہوگیا حضور ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے۔ چند خدام بھی ہمراہ تھے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضور کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اتر پڑے اور حضور نے انہیں واپس چلنے کیلئے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا ہے چنانچہ وہ واپس ہوئے۔ حضور نے یکہ میں سوار ہونے کیلئے انہیں فرمایا اور فرمایا میں ساتھ چلتا ہوں مگر وہ شرمندہ ہوئے اور سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد مہمان خانہ پہنچے حضور نے خود ان کے بستر اُتارنے کیلئے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اُتار لئے۔ حضور نے اسی وقت دو نواری پلنگ بچھائے اور ان پر ان کے بستر کروائے۔ ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے اور خود ہی فرمایا کہ اس طرف تو چاول کھائے جاتے ہیں اور رات کو دودھ کیلئے پوچھا۔ جب تک کھانا نہ آیا وہیں ٹھہرے رہے"۔ (سیرت المہدی جلد ۴ صفحہ ۴۴)

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی آئے تھے جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگوانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ میں عشاء کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے۔ اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے پاس لیٹے تھے اور ایک تشتری چوغہ انہیں اوڑھا رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا لحاف بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کیلئے بھیج دیا۔ میں نے عرض کی کہ حضور کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور سردی بہت ہے فرمانے لگے کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور ہمارا کیا ہے رات گذر جائیگی نیچے آکر میں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا کہ تم حضرت صاحب کا لحاف بچھونا بھی لے آئے۔ وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اس سے کس طرح واپس لوں۔ پھر میں مفتی فضل الرحمٰن صاحب یا کسی اور سے ٹھیک یاد نہیں رہا لحاف بچھونا مانگ کر اوپر لے گیا۔ آپ نے فرمایا کسی اور کو دے دو مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آیا کرتی۔ اور میرے اصرار پر بھی آپ نے نہ لیا اور فرمایا کسی مہمان کو دیدو۔ پھر میں لے آیا"۔

(روایت ظفر ۷۶)

حضرت منشی صاحبؓ فرماتے ہیں:

"آپؑ کی عادت تھی کہ مہمانوں کیلئے دوستوں سے پوچھ پوچھ کر عمدہ سے عمدہ کھانے پکواتے کہ کوئی عمدہ کھانا بتاؤ کہ جو دوستوں کیلئے پکوایا جائے۔ حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹی میر حامد شاہ صاحب مرحوم کے والد تھے ضعیف العمر آدمی تھے ان کو بلایا اور فرمایا کہ میر صاحب کوئی عمدہ کھانا بتلائیے جو مہمانوں کیلئے پکوایا جائے۔ انہوں نے کہا میں شب دیگ عمدہ پکوانی جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا اور ایک مٹھی روپیوں کی نکال کر ان کے آگے رکھ دی۔ انہوں نے بقدر ضرورت روپے اُٹھالئے اور آکر انہوں نے بہت سے شلجم منگوائے اور چالیس پچاس کے قریب کھونٹیاں لکڑی کی بنوائیں۔ شلجم چھلوا کر کھونٹیوں سے کوچے لگوانے شروع کئے اور ان میں مصالحہ اور زعفران ایسی چیزیں بھروائیں پھر وہ دیگ پکوائی جو واقعہ میں بہت لذیذ تھی۔ اور حضرت صاحب نے بھی بہت تعریف فرمائی اور مہمانوں کو کھلائی گئی"۔ (روایت ظفر نمبر ۸۱)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرماتے ہیں:

"میں قادیان میں مسجد مبارک میں ملحق

کمرے میں ٹھہرا کرتا تھا۔ میں ایک دفعہ سحری کھارہا تھا۔ حضور تشریف لے آئے۔ دیکھ کر فرمایا۔ آپ دال سے روٹی کھارہے ہیں۔ اور اسی وقت منتظم کو بلوایا اور فرمانے لگے آپ سحری کے وقت دوستوں کو ایسا

"غالباً" ۱۸۹۷ء یا ۱۸۹۸ء کا واقعہ ہوگا۔ مجھے حضرت صاحب نے مسجد مبارک میں بٹھایا جو کہ اس وقت ایک چھوٹی سی جگہ تھی فرمایا آپ بیٹھئے میں آپ کیلئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد کھڑکی کھلی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے ہاتھ میں سینی اُٹھائے میرے لئے کھانا لائے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کھانا کھایئے میں پانی لاتا ہوں بے اختیار رقّت سے میرے آنسو نکل آئے کہ جب حضرت ہمارے مقتداء اور پیشوا ہو کر ہماری یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہئے"۔ (ذکر حبیب مولفہ مفتی محمد صادق صاحب صفحہ ۷)

حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ بڑی رات گئے ایک مہمان آگیا۔ کوئی چارپائی خالی نہ تھی اور سب سو رہے تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ ذرا ٹھہریئے میں ابھی انتظام کرتا ہوں۔ آپ اندر تشریف لے گئے اور دیر تک واپس نہ آئے۔ مہمان نے خیال کیا شاید حضرت بھول گئے۔ اس نے ڈیوڑھی میں جھانکا تو دیکھا کہ ایک صاحب چارپائی بُن رہے ہیں اور حضرت مٹی کا دیا لئے کھڑے ہیں۔ چارپائی بُنی گئی اور مہمان کو دی گئی، ادھر مہمان صاحب عرقِ ندامت میں غرق ہو رہے تھے کہ میں نے آدھی رات کے وقت حضرت کو اس قدر تکلیف دی۔ اُدھر حضرت اقدس عذر فرما رہے تھے کہ معاف کرنا چارپائی لانے میں دیر ہوگئی"۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خرچ نہ تھا۔ ان دنوں جلسہ کے لئے الگ چندہ جمع ہو کر نہیں جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنے پاس سے صرف فرماتے تھے۔ میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کیلئے کوئی سامان نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کرلیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لائے اور مہمانوں کیلئے سامان بہم پہنچایا"۔

(سیرۃ المہدی جلد نمبر ۶)

کھانا دیتے ہیں۔ یہاں ہمارے جس قدر احباب ہیں وہ سفر میں نہیں۔ ہر ایک سے دریافت کرو کہ ان کو کیا چیز کھانے کی عادت ہے اور وہ سحری کو کیا چیز پسند کرتے ہیں۔ ویسا ہی کھانا اُن کیلئے تیار کیا جائے۔ پھر منتظم میرے لئے اور کھانا لایا مگر میں کھانا کھا چکا تھا اور اذان بھی ہوگئی تھی۔ حضور نے فرمایا۔ اذان جلدی دی گئی ہے اس کا خیال نہ کرو"۔ (روایت ظفر ۱۰۳)

آپؑ کو خدام کی دلداری کس قدر محبوب تھی اس کی ایک جھلک ملاحظہ کرتے چلیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

"ایک مقدمہ کے تعلق سے میں ایک دفعہ گورداسپور میں رہ گیا تھا۔ حضور کا پیغام پہنچا کہ واپسی میں مل کر جائیں چنانچہ میں اور شیخ نیاز احمد صاحب ایک دوست اور مفتی فضل الرحمٰن صاحب قادیان کو یکّے میں روانہ ہوئے۔ بارش سخت تھی اس لئے یکے کو واپس کرنا پڑا اور ہم بھیگتے رات کے دو بجے کے قریب قادیان پہنچے۔ حضور اسی وقت باہر تشریف لے آئے ہمیں چائے پلوائی اور بیٹھے باتیں پوچھتے رہے۔ ہماری سفر کی تمام کوفت جاتی رہی۔ پھر حضور تشریف لے گئے"۔ (روایات ظفر ۵۰)

ایک دفعہ میں قادیان سے رخصت ہونے لگا۔ حضور سے اجازت طلب کی۔ حضور نے فرمایا ٹھہر جائیں، اندر سے دودھ کا گلاس لائے اور پھر نہر تک ہمیں چھوڑنے گئے"۔ (روایات ظفر ۹۲)

میاں عبداللہ صاحب سنوری فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود بیت الذکر (مسجد مبارک کے ساتھ والا حجرہ جو حضرت صاحب کے مکان کا حصہ ہے) لیٹے ہوئے تھے اور میں پاؤں دبا رہا تھا کہ حجرہ کی کھڑکی پر لالہ شرم پت یا لالہ ملاوامل نے دستک دی۔ میں اُٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا مگر حضرت صاحب نے بڑی جلدی اُٹھ کر تیزی سے جاکر مجھ سے پہلے زنجیر کھولدی اور پھر اپنی جگہ جاکر بیٹھ گئے اور فرمایا آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے"۔

(روایات سیرت المہدی نمبر ۸۹ صفحہ ۷۲)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کی مرتب کردہ کتاب سیرت مسیح موعودؑ سے ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔ یہ مہمان نوازی میں سادگی محبت اور بے تکلفی کا شاہکار ہے۔ حضرت ڈاکٹر عبداللہ صاحب نے ایک واقعہ بیان کیا کہ:

"ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعودؑ سے نیاز حاصل کرنے کیلئے لاہور سے دو دن کی رخصت لے کر آیا اور گاڑی سے بٹالہ اُترا۔ رات وہاں گذار کر صبح سویرے قادیان کیلئے روانہ ہوگیا۔ ابھی سورج تھوڑا ہی نکلا تھا کہ میں قادیان پہنچ گیا۔ مَیں پُرانے بازار کی طرف جا رہا تھا مسجد اقصیٰ کے قریب جو بڑی حویلی ہے جب وہاں پہنچا تو میں نے اس جگہ حضور علیہ السلام کو ایک مزدور کے پاس جو کہ اینٹیں اٹھا رہا تھا کھڑے ہوئے دیکھا۔ حضور نے بھی مجھے دیکھ لیا۔ آپ مجھے دیکھتے ہی مزدور کے پاس سے آکر راستہ پر کھڑے ہوگئے۔ میں نے قریب پہنچ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا آپ نے وعلیکم السلام فرمایا اور پوچھا کہ اس وقت کہاں سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں رات بٹالہ رہا ہوں اور اب حضور کی خدمت میں وہاں سے سویرے چل کر حاضر ہوا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا "پیدل آئے ہو؟" میں نے عرض کیا کہ ہاں حضور۔ افسوس کے لہجہ میں فرمایا کہ "تمہیں تو بڑی تکلیف ہوئی ہوگی"۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ جس محبت و شفقت سے حضور نے آپ کا حال دریافت فرمایا اور دلداری کی ڈاکٹر عبداللہ صاحب کی تھکان اور کوفت تو اسی محبت سے دور ہوگئی ہوگی۔ لیکن یہ تو ابھی مسیح محمدیؑ کی مہمان نوازی کی ابتداء تھی۔ اس کے بعد جو ہوا وہ بھی پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے بڑی محبت سے پوچھا۔

"اچھا بتاؤ چائے پیو گے یا لسّی؟"

میں نے عرض کیا: حضور کچھ بھی نہیں پیوں گا۔ آپ نے فرمایا تکلف کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہمارے گھر گائے ہے جو کہ تھوڑا سا دودھ دیتی ہے۔ گھر والے چونکہ دہلی گئے ہوئے ہیں اس لئے اس وقت لسّی بھی موجود ہے اور چائے بھی جو چاہو پی لو"۔

میں نے کہا "حضور لسّی پیوں گا"۔ آپ نے فرمایا اچھا چلو بیٹھو میں آکر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد بیت الفکر کا دروازہ کھلا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور ایک کوری ہانڈی مع کوری چپنی کے جس میں لسّی تھی خود اُٹھائے دروازے سے نکلے۔ چپنی پر نمک تھا اور اس کے اوپر ایک گلاس رکھا ہوا تھا۔ حضور نے وہ ہانڈی میرے سامنے لاکر رکھ دی اور خود اپنے دستِ مبارک سے گلاس میں لسّی ڈالنے لگے۔ میں نے خود گلاس پکڑ لیا۔ اتنے میں چند اور دوست بھی آگئے۔ میں نے انہیں بھی لسّی پلائی اور خود بھی پی۔ پھر حضور خود وہ ہانڈی اور گلاس لے کر اندر تشریف لے گئے"۔

جناب مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری جو بہار کے رہنے والے تھے اور پٹنہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے اور زمانہ کی مشہور شخصیت تھے ۱۸۸۷ء میں حضرت اقدس کی ملاقات کیلئے قادیان تشریف لائے اور حضور سے ملاقات کی۔ آپ نے اپنے خیالات اور قلبی جذبات کا اظہار ایک رسالہ "تائید حق" میں بریں الفاظ کیا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

"مرزا صاحب کی مہمان نوازی کو دیکھ کر مجھے تعجب سا گذرا ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں جس سے سامعین ان کی مہمان نوازی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مجھ کو پان کھانے کی بُری عادت تھی۔ امرتسر میں تو مجھے پان ملا لیکن بٹالہ میں مجھ کو پان کہیں نہ ملا۔ ناچار الائچی وغیرہ کھا کر صبر کیا میرے امرتسر کے ایک دوست نے کمال کیا حضرت مرزا صاحب سے نہ معلوم کس وقت میری اس بُری عادت کا تذکرہ کر دیا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی کو روانہ کیا۔ دوسرے دن گیارہ بجے کے وقت جب میں کھانا کھا چکا تو پان موجود پایا۔ سولہ کوس سے پان میرے لئے منگوائے گئے۔ (تائید حق صفحہ ۵۴)

سیٹھی غلام نبی صاحب کی شہادت

سیٹھی غلام نبی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

"جب میں پہلے پہل قادیان گیا... حضرت مسیح موعودؑ بالاخانہ میں تھے... میں نے جاکر السلام علیکم عرض کیا۔ حضرت صاحب نے سلام کا جواب دیا اور مصافحہ کر کے فرمایا بیٹھ جاؤ... مَیں چارپائی پر بیٹھ گیا حضرت جی نے صندوق کھولا اور مصری نکال کر گلاس میں ڈالی اور پانی ڈال کر قلم سے ہلا کر آپ نے دستِ مبارک سے یہ شربت کا گلاس مجھے دیا اور فرمایا کہ آپ گرمی میں آئے ہیں یہ شربت پی لیں"۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ میں مع اہل و عیال قادیان آیا... اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کے مکان میں رہتا تھا۔ قریباً بارہ بجے رات کا وقت ہوگا کہ کسی نے دستک دی۔ مَیں جب باہر آیا تو دیکھا کہ حضورؑ ایک ہاتھ میں لوٹا اور گلاس اور ایک ہاتھ میں لیمپ لئے کھڑے ہیں۔ فرمانے لگے کہ کہیں سے دودھ آگیا تھا میں نے خیال کیا کہ بھائی صاحب کو بھی دے آؤں"۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم کی خواہش اچار

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"اوائل میں حضرت مسیح موعودؑ دونوں وقت کا کھانا مہمانوں کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے... کبھی مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کھانا کھاتے ہوئے کہتے کہ اس وقت اچار کو دل چاہتا ہے اور کسی ملازم کی طرف اشارہ کرتے تو حضورؑ فوراً دستر خوان سے اُٹھ کر بیت الفکر کی کھڑکی میں سے اندر چلے جاتے اور اچار لے آتے"۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم روایت ۷۹۹)

مولانا ابوالکلام آزاد کے بڑے بھائی مولانا ابوالنصر مرحوم ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی ملاقات کیلئے قادیان تشریف لے گئے قادیان سے واپس جاکر انہوں نے اخبار "وکیل" امرتسر میں ایک مضمون لکھا فرماتے ہیں:

"میں نے کیا دیکھا۔ قادیان دیکھا۔ مرزا صاحب سے ملاقات کی اور ان کا مہمان رہا۔ مرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہئے... اکرام ضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی۔ چھوٹے سے لیکر بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سا سلوک کیا... مرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے۔ جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے... مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ادنیٰ نمونہ ہے کہ اثناء قیام کی متواتر نوازشوں پر بایں الفاظ مجھے مشکور ہونے کا موقع دیا کہ ہم آپ کو اس وعدہ پر واپس جانے کی اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کریں۔

غرض یہ واقعات مہمان نوازی کے ضمن میں جس محبت، شفقت، بے تکلفی اپنائیت اور ایک

باقی صفحہ (۱۲) پر ملاحظہ فرمائیں۔

کفر کا فتویٰ اور ملاں

﴿ریاض محمود باجوہ صاحب﴾

نہایت قبیح رسم

جناب کرنل (ریٹائرڈ) حامد محمود صاحب اپنی تصنیف "میں نے پاکستان بنتے دیکھا" کے صفحہ 308 تا 311 پر لکھتے ہیں :

"کفر کا فتویٰ لگانے کی نہایت قبیح رسم مسلمانوں مین چلی آرہی ہے۔ جو بھی اپنے آپ کو اسلام کا ٹھیکہ دار سمجھتا ہے وہ جس پر چاہے کفر کا فتویٰ جاری کر دیتا ہے اور قانون کی نظر میں یہ بات قابل گرفت نہیں ہے۔ اس سے پہلے سر سید احمد خان اور شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد پر بھی جاہل ملاؤں نے ایسے ہی فتوے جاری کئے تھے اور تو اور اسلام کے بہت بڑے شیدائی علامہ اقبال پر بھی کفر کا فتویٰ جاری کیا گیا تھا۔ ہوا یوں کہ علامہ پنجاب کونسل کی ممبری کے لئے انتخاب لڑ رہے تھے۔ ان کے مد مقابل ملک محمد دین بار ایٹ لاء تھے جن کو گورنر کی خوشنودی حاصل تھی۔ اس لئے پنجاب حکومت نے حضرت علامہ کو انتخاب میں ناکام بنانے کی بڑی سازشیں اور چالیں چلیں۔ اس موقعہ پر مسجد وزیر خاں کے مولانا سید دیدار علی شاہ نے اعلان کیا علامہ اقبال "شکوہ" لکھنے کی وجہ سے کافر ہیں۔ جب تک وہ کفر سے توبہ نہ کریں کوئی مسلمان انہیں ووٹ نہ دے۔ ووٹ صرف ملک محمد دین کو دینے چاہئیں جو نمازی، پرہیز گار اور متشرع ہیں"

کیونکہ علامہ اقبال کے لئے لاہور کے تمام نوجوان طالب علم سرگرم عمل تھے اور ہر طرف یہ نعرہ گونج رہا تھا "پتلون پوش ولی کو یاد رکھنا" اس لئے انتخاب ہوا علامہ اقبال بھاری اکثریت سے جیت گئے۔

اسی سلسلے میں مجھے بچپن میں ایک مناظرہ دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ ہوشیار پور میں کمیٹی چوک میں ایک بڑا اجتماع تھا۔ آمنے سامنے (درمیان میں تیس گز کے فاصلے پر) دو سٹیج بنے ہوئے تھے جہاں دونوں طرف لاؤڈ سپیکر کے ساتھ بہت سارے مولوی صاحبان براجمان تھے۔ دونوں طرف میزوں پر موٹی موٹی کتابوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ مولوی صاحبان باری باری ان کتابوں سے اقتباسات پیش کرتے تھے۔ کئی گھنٹے تک بڑی عالمانہ، فلسفانہ! اور جنگجویانہ بحث ہوتی رہی۔ دونوں جانب کے طرفدار تماشائی وقفے وقفے کے درمیان بڑے جوش و خروش سے نعرے لگاتے تھے۔ آخر بہت دیر کے بحث و مباحثے کے بعد اندیشہ فساد کی وجہ سے یہ تماشا ختم ہوا۔ یہاں دونوں جانب کے طرفدار مسلمانوں میں فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔ بحث کا موضوع کیا تھا؟ سنئے اور سر دھنیے۔

لمبے چوڑے اقتباسات پڑھے جاتے تھے اور پھر ان کی بڑی عجیب و غریب فلسفیانہ تاویلات کی جاتی تھیں اور پھر اس جانب سے اعلان ہو جاتا تھا "پس ثابت ہوا کہ جو رسول کریم ﷺ کو بشر سمجھتا ہے وہ کافر ہے" اس کے جواب میں دوسری جانب سے جواباً موٹی موٹی کتابوں سے اقتباسات پیش کئے جاتے تھے اور جوابی فتویٰ سنایا جاتا تھا "پس پیچ اس مسئلے کے اب شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہی کہ جو شخص رسول کریم ﷺ کو بشر نہیں سمجھتا وہ کافر ہے۔"

واہ! واہ! کیا اسلام کی خدمت تھی؟ علامہ اقبال نے ایسے ہی مولویوں کے لئے لکھا ہے :

دین ملا فی سبیل اللہ فساد

کفر کے فتوے جاری کرنے کے علاوہ جاہل مولویوں نے نکاح ٹوٹنے کا عجیب و غریب فتویٰ بھی شروع کر رکھا ہے۔ اس سلسلے میں تین مثالیں پیش کرتا ہوں۔ انسان ایک عرصے سے اجرام فلکی کے رازوں کا مطالعہ کرتا چلا آرہا ہے اس نے چاند پر پہنچنے کی کوششیں شروع کیں تو کچھ ملاؤں نے اپنے وعظ میں ارشاد فرمایا "کوئی انسان چاند پر نہیں پہنچ سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نظام میں دخل دینے کے مترادف ہے اس لئے انسان ہرگز خدا کی خدائی میں خلل ڈالنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا" وغیرہ وغیرہ جب مسلسل کوشش اور ہمت سے امریکہ کا نیل آرمز سٹرونگ چاند پر پہنچ گیا تو دنیا نے بڑی خوشی منائی کہ انسان کے لئے اب کائنات کے مطالعے کے لئے بڑا دروازہ کھل گیا ہے۔ مگر انہی دنوں اخبار میں کوہاٹ کے ایک کٹھ ملا کا فتویٰ شائع ہوا "چاند پر پہنچنے کی خبر جھوٹ اڑائی گئی ہے۔ اسلام کے عقیدے کے مطابق کوئی انسان چاند پر نہیں پہنچ سکتا۔ جو مسلمان اس بات پر یقین لے آئے ہیں کہ ایک امریکی چاند پر پہنچ گیا ہے ان کے نکاح اپنی اپنی بیویوں سے ٹوٹ گئے ہیں"

مجھے یاد ہے کہ میں نے گھر میں اپنی بیوی کو اخبار دیا اور کہا اس فتوے کو پڑھو وہ اخبار میں یہ اعلان پڑھ کر ہنسنے لگی تو میں نے کہا یہ تو رونے کی بات ہے اب ہم تو میاں بیوی نہیں رہے کیونکہ مجھے تو پورا یقین ہے کہ مسٹر نیل آرمز سٹرونگ واقعی چاند پر پہنچ گیا ہے اس لئے ہمارا نکاح ٹوٹ گیا ہے اب مجبوری ہے مجھے تو دوسری شادی کرنی پڑے گی۔"

دوسری مثال پاکستان کی پہلی خاتون وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی ہے۔ انتخابات کے موقع پر اکتوبر ۱۹۹۰ء کے دوران جب انہوں نے شرعی سزاؤں کا مذاق اڑایا تو عام مسلمانوں نے اس پر غم و غصے کا اظہار کیا مگر ایک جاہل مولوی کا فتویٰ اخبار میں شائع ہوا "چونکہ بے نظیر بھٹو نے اسلامی اقدار کا مذاق اڑایا ہے اس لئے اب اس کا آصف علی زرداری سے نکاح ٹوٹ گیا ہے۔"

تیسری مثال ٹی وی کی مشہور اداکارہ ثمینہ پیرزادہ کی ہے۔ ثمینہ اور عثمان پیرزادہ جو حقیقی میاں بیوی تھے ٹی وی کے ایک مشہور ڈرامے میں اتفاق سے میاں بیوی کا کردار ادا کر رہے تھے ڈرامے میں ان کی مار پیٹ ہوتی ہے اور میاں اپنی بیوی کو تین مرتبہ طلاق دے کر گھر سے نکال دیتا ہے۔ اس کے بعد کہانی چلتی رہتی ہے مگر ہمارے اخبارات میں مولوی صاحبان کے فتوے شائع ہونے لگے "پیرزادہ عثمان نے ڈرامے میں اپنی بیوی کو تین مرتبہ طلاق کہہ دیا ہے اس لئے اب ان میں حقیقی طلاق ہو گئی ہے۔ اب یہ لوگ میاں بیوی نہیں رہے اب ان کو فوراً الگ ہو جانا چاہئے" یہ بحث کافی عرصے تک اخبارات کا موضوع بنی رہی۔ طلاق کے حق میں اور مخالفت میں بیانات اخبارات میں شائع ہوتے رہے۔ اس سلسلے میں راولپنڈی کے ایک پڑھے لکھے عالم کا بھی طلاق واقع ہونے کے حق میں بیان پڑھ کر میں حیران رہ گیا۔ ادھر ثمینہ شادی کے کئی سال تک اولاد سے محروم رہ کر اس وقت امید سے تھی۔ اس بے چاری کو اخبارات سے اپیل کرنی پڑی "ایک عرصے کی دعاؤں کے بعد میرے گھر میں بہار آنے والی ہے مگر ان مولویوں کے فتووں نے مجھے سخت اذیت میں مبتلا کر دیا ہے۔ خدا کے لئے اس سلسلے کو اب بند کیا جائے"۔

سبحان اللہ یہ نکاح کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا فلسفہ بھی عجیب و غریب ہے۔ بیٹھے بٹھائے بیویاں بے چاری طلاق یافتہ قرار دے دی جاتی ہیں۔ کاش اس قسم کے فتوؤں پر پابندی لگا دی جائے۔ خاص طور پر کفر کا فتویٰ جاری کرنے کو ایک سنگین جرم قرار دیا جائے اور اس کی سخت سزا مقرر کی جائے۔ اس معاملے میں جناب سعید بن وحید علیگ نے کیا خوب کہا ہے :

فرقوں سے نہ شیرازہ پریشان کرو
امت پہ خدارا یہی احسان کرو
سہل ہے مسلمان کو کافر کہنا
ہمت ہے تو کافر کو مسلمان کرو

پتے کی پتھری
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
پتے کی پتھری بغیر اپریشن کے دس دن کے اندر دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے
علاج قادیان آکر کروانا ہوگا
Phone No : 01872-71152
حکیم عبدالحمید مکانہ محلہ احمدیہ قادیان

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی　اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ۳۰واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا ۲۱واں سالانہ اجتماع نہایت شاندار طریق پر 28-29-30 ستمبر 99ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا فالحمدللہ علی ذالک۔

اجتماع کے انتظامات سرانجام دینے کے لئے محترم مولوی محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مکرم خالد محمود صاحب نائب صدر دوئم کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل فرمائی جس نے بحسن و خوبی تمام ضروری امور کو سرانجام دیا اور اجتماع کے پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف شعبہ جات قائم کر کے منتظمین و معاونین کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔

پہلا روز ۲۸/ ستمبر بروز بدھ

اجتماع کے پروگراموں کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا جو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے ساڑھے چار بجے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے حدیث شریف کا درس دیا جس میں آپ نے ذکر الٰہی کے فضیلت و برکات پر دلنشین انداز سے روشنی ڈالی۔ درس کے بعد مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دعا ہوئی۔

اجتماع کے انعقاد کے لئے حسب سابق احمدیہ گراؤنڈ میں منتظم صاحب پنڈال نے پہلے سے وسیع اور خوبصورت پنڈال تیار کیا تھا جو کہ صبح شدید تیز ہوا اور بارش کی وجہ سے خراب ہو گیا اور اسمیں پانی بھر گیا۔ جسکی وجہ سے افتتاحی تقریب صبح ۹ بجے کی بجائے شام پانچ بجے تک ملتوی کر دی گئی۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی اجازت سے مسجد اقصیٰ میں خدام کے حسن قرأت و نظم خوانی کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ جبکہ ۲ بجے سے ۵ بجے تک احمدیہ گراؤنڈ میں نیشنل کبڈی دوڑ میوزیکل چیئر و والی بال خدام کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

افتتاحی تقریب

شام سوا پانچ بجے اجتماع کی افتتاحی تقریب پنڈال میں منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے مجلس خدام الاحمدیہ کی استقبالیہ کمیٹی نے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا گلپوشی کر کے استقبال کیا۔ بعدہ صاحبزادہ صاحب نے لوائے احمدیہ اور صدر صاحب مجلس خدام احمدیہ نے لوائے خدام الاحمدیہ فضا میں بلند کیا۔ اور ہر دو حضرات سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔

کاروائی کا آغاز مکرم قاری نواب احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ سے ہوا۔ عہد خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ محترم صدر صاحب نے دوہرایا بعدہ عزیز این شفیق احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے بانئے مجلس خدام الاحمدیہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا منظوم کلام "نونہالان جماعت سے خطاب" خوش الحانی سے سنایا نظم کے بعد محترم صدر صاحب نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطاب فرمودہ ۱۰/ اکتوبر ۸۳ء سے چند اقتباس اللہ تعالیٰ کی محبت قربت ذکر الٰہی اور دعاؤں کی اہمیت و برکات کے سلسلہ میں پیش کئے۔

ازاں بعد مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی اور عزیز شبیر احمد یعقوب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ نے اطفال الاحمدیہ بھارت کی رپورٹ سالانہ کارگزاری ۹۸ء ۹۹ء پیش کی۔

رسم اجرا ماہنامہ راہ ایمان ہندی

اس موقعہ پر مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب ایڈیٹر ماہنامہ راہ ایمان نے رسالہ کے تازہ شمارے محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کئے۔ بعدہ مکرم حبیب احمد صاحب طارق مینجر رسالہ راہ ایمان نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کی منظوری اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کے تعاون سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی نگرانی میں یہ رسالہ جاری کیا گیا ہے تاکہ ہندی جاننے والے احباب بالخصوص نومبائعین کو جماعتی روایات اور عقائد و تعلیمات سے آگاہ کیا جا سکے۔ مکرم شعیب احمد صاحب رسالہ کے پرنٹر و پبلشر کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

خطاب محترم ناظر صاحب اعلیٰ

محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے کاموں میں بڑی حکمتیں ہوتی ہیں جس شکل میں اجتماع کا افتتاح ہونا تھا بارش کی وجہ سے اسمیں خلل پڑ گیا اور صبح کی بجائے اب شام کو ہو رہا ہے اب بارش کے بعد موسم بہت اچھا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے ہماری تنظیموں کو قرآن مجید سنت نبویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات کو سمجھنے اور اسکے مطابق عمل کرنے کی [illegible] ہے اور یہی ہمارا بنیادی مقصد ہے خلیفہ [illegible] کی رہنمائی میں آپ جوش ہمت اور طاقت سے اپنے مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں عاجزانہ دعائیں کریں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی اور وہ کامیابی عطا فرمائے گا۔ آخر پر آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ ازاں بعد نمازوں اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

وقفہ کے بعد رات کو خدام کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔

دوسرا دن ۲۹/ ستمبر ۹۹ء بروز بدھ

نماز فجر کے بعد خصوصی درس میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے مقاصد بیان کرتے ہوئے خدام کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

درس کے بعد ۶ بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے احاطہ اور گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ چونکہ رات بارش کی وجہ سے پنڈال دوبارہ خراب ہو گیا تھا۔ لہذا مسجد ناصر آباد میں اطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ اسکے بعد خدام واطفال کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

خصوصی اجلاس

رات 8-45 بجے ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت محترم ڈاکٹر چوہدری محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ و ناظر تعلیم منعقد ہوا۔ مکرم قاری ظفیر عالم صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیز محمد یامین خان صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ اسکے بعد مکرم چوہدری حکیم بدر الدین صاحب عامل درویش قادیان نے دور درویشی کے ایمان افروز واقعات نہایت دلچسپ اور رقت بھرے انداز میں سنائے۔ جو حاضرین کے ازدیاد علم وایمان کا باعث بنے۔ بعدہ مکرم صدر اجلاس نے بھی قادیان کی تاریخی حیثیت بیان کرتے ہوئے درویشان کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔

اسکے بعد خدام واطفال کا کوئز کا مقابلہ ہوا۔ آخر میں اطفال کے تفریحی آئیٹم پیش کئے جا رہے تھے کہ شدید آندھی اور بارش کی وجہ سے درمیان میں ہی پروگرام ختم کرنے پڑے۔

آخری روز ۳۰/ ستمبر بروز جمعرات

نماز فجر کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے درس دیا جس میں خدام کو زیادہ سے زیادہ علمی مجالس منعقد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

درس کے بعد خدام کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

علمی اور ورزشی مقابلہ جات

موسم کی خرابی کے باوجود الا ماشاء اللہ تمام علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے گراؤنڈ اور پنڈال میں بار بار کیچڑ اور پانی بھر جاتا رہا جسے منتظمین نے نہایت عرق ریزی اور تندہی سے قابل استعمال بنایا نیشنل کبڈی، رسہ کشی اور والی بال کے مقابلہ جات حاضرین کے لئے نہایت دلچسپی اور تفریح کا باعث بنے اگرچہ کہ بارش سے انتظامات میں بہت دقت واقع ہوئی تاہم موسم میں گرمی کی تیزی ختم ہو جاتی رہی اور موسم خوشگوار بنتا رہا۔ مختلف مجالس سے آنے والے خدام واطفال اور ٹیموں نے خصوصی جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ امسال مقامی مجلس کے علاوہ بیرونی مجالس کے 315 نمائندگان شریک اجتماع ہوئے۔

اختتامی تقریب و تقسیم انعامات

رات کو شدید بارش اور آندھی کے سبب پنڈال بہت خراب ہو چکا تھا تاہم منتظم صاحب پنڈال اور معاونین نے مسلسل کئی گھنٹے کی محنت اور کوشش سے از سر نو پنڈال کو اس قابل بنا دیا کہ اختتامی تقریب اسمیں منعقد کی جا سکے چنانچہ شام 5:45 بجے اختتامی تقریب نہایت پروقار اور شاندار طریق سے پنڈال میں ہی منعقد ہوئی۔ سٹیج پر مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کے علاوہ محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹو لین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652, 248-5222

رہائش- 243-0794-27-0471

ارشاد نبویؐ

خَیر الزَّادِ التَّقوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather

Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.

19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

...احمدیہ بھارت، خاکسار قریشی محمد فضل اللہ نائب صدر اول اور مکرم خالد محمود صاحب نائب صدر دوئم بھی رونق افروز ہوئے۔

مکرم قاری عبدالقیوم صاحب کی تلاوت اور مکرم محمد یامین صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد اجتماع کو کامیاب بنانے والے تمام ادارہ جات اور حضرات کا شکریہ ادا کیا۔

شکریہ احباب کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اجتماع کی کاروائی نہایت کامیابی سے اختتام کو پہنچ رہی ہے گو موسم کی خرابی کی وجہ سے دشواریاں بھی آئیں بفضلہ تعالیٰ ہر جگہ منتظمین نے خدام و اطفال کے تعاون سے پروگراموں کو کامیاب بنایا۔ بھارت کی مختلف مجالس سے کئی نمائندے آئے ہیں جنہوں نے مختلف پروگراموں میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے ان سب کی آمد ہمارے لئے باعث مسرت ہوئی ہے آپنے فرمایا کہ بانئے مجلس خدام الاحمدیہ نے ہمارا مطمح نظر نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا مقرر فرمایا ہے لہذا ہمیں ہر نیک کام میں سبقت کرنی چاہئے اسی طرح صدر محترم نے اطاعت و فرمانبرداری کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ صاحب نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر سال ہی اجتماعات ہوتے ہیں اور ان میں جماعت احمدیہ کے قیام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد بیان کیا جاتا ہے۔ آپ نے واقعات کی روشنی میں ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں کامیابی عطا کی اور دشمن ناکام و نامراد رہے اور آج جماعت خلافت کی برکت سے ۱۶۶ ممالک میں پھیل چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کے افضال جماعت پر نازل ہو رہے ہیں آخر میں آنحترم نے اجتماع کے کامیاب اختتام پر مبارک باد دی بعدہ اول دوئم سوئم آنے والی مجالس خدام و اطفال نیز نمایاں کام کرنے والی مجالس اور بعض افراد کو خصوصی انعامات دئے گئے۔ نیز مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ صاحب کو محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت نے خصوصی ہدیہ پیش کیا۔

امسال بھی مجالس کی طرف سے کھیلوں کی ٹیمیں حاضر ہوئی تھیں نیز نو مبائعین بھی بالخصوص اجتماع کے لئے حاضر ہوئے اور بہترین تأثر لے کر گھروں کو لوٹے۔ اس طرح نہایت پیار و محبت اور ذکر الٰہی سے معمور یہ بابرکت ایام گذرے۔ تینوں روز ایوان خدمت پر لوائے خدام الاحمدیہ اور گراؤنڈ میں سپورٹس کا جھنڈا بلند رہا۔ رات کے وقت شدید بارش و ہوا ہو جاتی اور دن کو آسمان بالکل صاف ہو جاتا۔ پنڈال اور گراؤنڈ پانی سے بھر جاتا جسے منتظمین نہایت محنت سے قابل استعمال بناتے رہے۔ جسکا حاضرین اجتماع پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ اسی طرح اجتماع کے دنوں میں بک سٹال بھی لگایا گیا۔

اجتماع کی کاروائی اور تشہیر کی خبریں مختلف اخبارات کے علاوہ جالندھر ٹی.وی. نے نشر کیں جبکہ ایم.ٹی.اے. انٹرنیشنل نے تمام پروگرام ریکارڈ کئے۔

مجلس شوریٰ

۳۰ر ستمبر کو رات ساڑھے آٹھ بجے مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ بھارت مسجد مبارک میں منعقد ہوئی جسکی صدارت محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کی آپکے ساتھ ہی ہر دو نائب صدر صاحبان تشریف فرما ہوئے۔ سیکرٹری کے فرائض مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ مہتمم اطفال نے سرانجام دئے۔ مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب کی تلاوت کے بعد محترم صدر صاحب نے عہد دہرایا۔ اس نشست میں ایجنڈا مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ بھارت ۹۹ء کی روشنی میں مالی تبلیغی تربیتی امور کے علاوہ اور مجلس کی مساعی کو تیز تر کرنے کے لئے نمائندگان کی آراء و مشوروں کو نوٹ کیا گیا۔

اجتماع کے تینوں دنوں میں مہمانان کے قیام و طعام کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کیا اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے (آمین) (قریشی محمد فضل اللہ منتظم شعبہ رپورٹنگ)

"قادیان والے غلط کام نہیں کرتے"

دسمبر ۱۹۷۸ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار کو اپنے تین دوستوں کے ہمراہ پہلی دفعہ قادیان جانے کا اتفاق ہوا وہاں سے پھر ہم نے گورکھپور یوپی صوبہ میں جانے کا پروگرام بنایا ہوا تھا ہمارے پاس قادیان اور گورکھپور کا ایک ماہ کا ویزا تھا۔ جب ہم چاروں دوست ٹرین کے ذریعہ اٹاری ریلوے سٹیشن پہنچے تو وہاں ساری ٹرین کے مسافروں کو امیگریشن اور کسٹم وغیرہ کے مراحل سے گزرنا تھا۔ رش اس قدر تھا کہ دیکھ کر پریشانی ہوتی تھی کہ کس وقت ہم اس مرحلہ سے گزریں گے کیونکہ پانچ، چھ کاؤنٹروں پر بہت لمبی لمبی قطاریں لگی تھیں۔ ہر کاؤنٹر پر انتظامیہ کے دو دو کارکن کھڑے تھے ایک کاغذات اور دوسرا سامان چیک کرتا اس طرح کافی وقت لگتا تھا۔ جب ہماری باری آئی تو ہم چاروں نے اکٹھے ہی اپنے پاسپورٹ ان کو تھما دیئے۔ پاسپورٹ دیکھنے والے سردار نے دوسرے کو کہا کہ یہ چاروں قادیان والے ہیں۔ تو سامان دیکھنے والے نے ہم سے صرف اتنا دریافت کیا کہ آپ کے پاس کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے جس پر کسٹم لگتا ہو ہم نے نہیں میں جواب دیا۔ توانہوں نے کاغذات پر سرسری نظر دوڑائی اور ہمارے بکسوں پر کراس کا نشان لگا دیا اور ساتھ یہ جملہ کہا کہ قادیان والے غلط کام نہیں کرتے اور نہ جھوٹ بولتے ہیں اور ہمیں سارا سامان کھولے بغیر فارغ کر دیا تمام لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کا سامان کیوں چیک نہیں کیا گیا۔ سبحان اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں پر غیر مذاہب والے بھی کردار کے لحاظ سے کس قدر یقین رکھتے ہیں۔ یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کہ اُن کے ماننے والوں کے ساتھ ہزاروں لوگوں میں ایک ممتاز سلوک کیا جسے دیکھنے والے بھی بڑی حیرانی سے دیکھتے رہ گئے یہ واقعہ مجھے آج تک اسی طرح یاد ہے اور تازندگی یاد رہے گا۔ ایک ماہ بعد واپسی پر بھی ہم سے یہی سلوک کیا گیا جو امیگریشن اور کسٹم والوں نے جاتی دفعہ کیا تھا کس قدر اُن کی نظر میں قادیان سے تعلق رکھنے والے لوگ ممتاز اور منفرد ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ "غلام احمد کی جے" اللہ تعالیٰ ہمیں اس ضمن میں عائد ہونے والی ذمہ داریاں تمام تقاضوں کے ساتھ پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (شاہنواز، کاسل سٹی جرمنی)

تبصرہ

نام کتاب: کرم الٰہی

مؤلف: ڈاکٹر منور احمد

صفحات: 252

پبلشر: وسیم انور شیخ سلور لنک کمپوزنگ سنٹر رائل پارک لاہور

اشاعت: اکتوبر 1996ء

مذکورہ کتاب ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (1928ء1848ء) کے حالات زندگی پر مبنی ہے۔ آپ نے 1896ء میں جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا معرکۃ الآراء لیکچر سن کر احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی کتاب تحفہ قیصریہ میں حضور علیہ السلام نے جن مخلصین کے نام درج فرمائے ہیں ان میں آپ کا 52واں نمبر ہے۔

کرم الٰہی صاحب نے گوجرانوالہ ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا پھر 1866ء میں لاہور میڈیکل سکول میں آپ کو داخلہ ملا۔ لاہور میڈیکل سکول سے فراغت کے بعد آپ ۲۲ ویں پنجاب نیٹو انفرانٹری (22nd Punjab Native Infantry) میں شمولیت اختیار کی اور کلکتہ میں تعینات ہوئے۔

کتاب میں آپ کی علمی کاوشوں اور جماعت سے متعلق آپ کی وابستگی اور محبت و اخلاص کے نہایت ایمان افروز تذکرے ہیں۔

کتاب کے آخر میں آپ کے فرزندان کے حالات بھی ہیں نیز محترم موصوف کے متعلق سلسلہ کے بعض بزرگوں کے مضامین بھی درج ہیں۔

نمایاں کامیابی و درخواست دُعا

اللہ تعالیٰ کے بے حد فضل و کرم و سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دُعاؤں سے میرا دوسرا نواسہ سید شاہ طارق احمد سلمہٗ نے بھی اس سال M.B.B.S. کے داخلہ کے امتحان میں نمایاں کامیابی پائی ہے الحمد للہ۔ طارق احمد سلمہٗ کی اس کامیابی پر میں مولیٰ کریم کی بے حد شکر گزار ہوں اور احباب جماعت سے اس کی صحت و تندرستی نیک خادم دین اور روشن مستقبل کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہوں۔ (اعانت -/۱۰۰۰) (عذرا شمیم احمد صدر لجنہ اماء اللہ آرہ - بہار)

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان

ہمارے یہاں سوتی، اونی، ریشمی کپڑے اور اونی کمبل، شال وغیرہ بازار سے بارعایت دستیاب ہیں۔

جگدیش دی ہٹی مین بازار قادیان

فون نمبر Shop: 01872-70131 S.T.D. 72901

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR & MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

STAR

☎ 543105

CHAPPALS

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY

KANPUR-1- PIN 208001

بقیہ صفحہ: (۱)

الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے
مری زندگی پاک و طیب بنادے

"اورآخری شعراس طرح ہے۔

مرا نام ابا نے رکھا ہے مریم
خدایا تو صدیقہ مجھ کو بنادے

آپ کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے پڑھایا تھا اسی طرح حضرت سیدہ موصوفہ اُن "خواتین مبارکہ" کے زمرہ میں شامل ہوئیں جن کا وعدہ پہلے سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا تھا۔

آپ نے شادی سے قبل میٹرک کا امتحان ۱۹۳۴ء میں پاس کیا تھا اور پھر شادی کے بعد ایف اے کا امتحان ۱۹۳۶ء میں اور ۱۹۴۸ء میں ایم اے عربی کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔

آپ نے اپنے مشفق و مہربان خاوند کے ساتھ تیس سال کا عرصہ گزارا اور جی بھر کر حضور پرنور کی نورانی و روحانی رفاقت و تربیت سے فیضیاب ہوئیں جن کا فیض نہ صرف آپ کی زندگی میں جاری رہا بلکہ آپ نے احمدیت کے ہزاروں پروانوں کی زندگیاں بھی سنوار دیں۔ آپ کی رخصتی کے وقت آپ کے والد محترم نے درج ذیل نصیحت آپ کو لکھ کر دی تھی جو آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ آپ نے فرمایا تھا۔

"مریم صدیقہ! خدا تعالیٰ کا شکر کرو کہ اس نے اپنے فضل سے تم کو وہ خاوند دیا ہے جو اس وقت روئے زمین پر بہترین شخص ہے اور جو دنیا میں اس کا خلیفہ ہے۔ دنیا اور دین دونوں کے علوم کے لحاظ سے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا خاندانی عزت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا ہے۔ مریم صدیقہ تم اندازہ نہیں کر سکتیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح پر خدمت دین کا کتنا بوجھ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کسقدر ذمہ داریاں اور تفکرات اور ہجوم و غموم وابستہ ہیں اور کس طرح وہ اکیلے تمام دنیا سے برسرِ پیکار ہیں اور اسلام کی ترقی اور سلسلہ احمدیہ کی بہبودی کا خیال اُن کی زندگی کا مرکزی نقطہ ہے۔ پس اس مبارک وجود کو اگر تم کچھ خوشی دے سکو اور کچھ بھی ان کی تکان اور تفکرات کو اپنی بات چیت خدمت گزاری اور اطاعت سے ہلکا کر سکو تو سمجھ لو کہ تمہاری شادی اور تمہاری زندگی بڑی کامیاب ہے اور تمہارے نامہ اعمال میں وہ ثواب لکھا جائیگا۔ جو بڑے بڑے مجاہدین کو ملتا ہے"۔ (الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے حضرت سیدہ مرحومہ کی شادی اسی بنا پر ہوئی تھی کہ حضور عورتوں کی تعلیم و تربیت کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ حضرت سیدہ نے شادی کے بعد ہی عورتوں کی تنظیم لجنہ اماء اللہ میں گرمجوشی سے حصہ لینا شروع کر دیا ۱۹۴۳ میں آپ لجنہ اماء اللہ کی جنرل سیکرٹری مقرر ہوئیں اور آپ نے سترہ سال اس عہدہ کو نہایت سرگرمی اور جانفشانی سے نبھایا اور تنظیم میں ایک نئی جان ڈال دی۔

۱۹۵۸ء میں حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحب کی وفات پر آپ کو لجنہ اماء اللہ کا صدر منتخب کیا گیا اور ۱۹۹۷ء تک آپ نے اس اہم قومی فریضہ کو سرانجام دیا آپ کے دور صدارت میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں متعارف ہو کر ترقیات کی منازل طے کرنے لگی۔

آپ ایک بلند پایہ مضمون نگار اور مقرر تھیں جلسہ سالانہ اور اجتماعات کے موقعہ پر تقاریر فرمایا کرتیں۔ آپ نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے لجنہ اماء اللہ سے متعلق تمام خطابات کو "الازھار لذوات الخمار" کے نام سے اکٹھا کر کے ایک جلد میں شائع کیا جو جماعت کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے تاریخ لجنہ اماء اللہ کی تصنیف و تالیف آپ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔

۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خواتین مبارکہ کو بحفاظت لاہور بھجوا دیا تھا لیکن آپ کو حضور کے ساتھ رکنے کا شرف حاصل ہوا اور آپ نے حضور کے ساتھ ہی ۳۱ اگست ۱۹۴۷ء کو ہجرت فرمائی۔ اور پھر ۴۴ سال بعد آپ ۱۹۹۱ء کو اس وقت قادیان دارالامان میں تشریف لائی تھیں جس سال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع لنڈن سے قادیان رونق افروز ہوئے تھے۔

تقسیم ملک کے ابتدائی عرصہ میں لاہور کے رتن باغ میں قیام کے دنوں میں آپ کو مہاجرین کی خدمت تواضع دلداری اور عورتوں کی اعلیٰ تربیت کے مواقع نصیب ہوئے جنہیں آپ نے حضور رضی اللہ عنہ کی راھنمائی میں نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔

قرآن مجید سے آپ کو گہری محبت تھی اور ہمیشہ آپ نے قرآن مجید ناظرہ باترجمہ اور تفسیر سکھانے کا کام جاری رکھا۔ ربوہ میں منعقد ہونے والی عورتوں کی تعلیم القرآن کلاس کی سرپرستی آپ خود فرمایا کرتی تھیں۔ عام طور پر جماعت احمدیہ کی مستورات میں آپ نہایت شفیق ملنسار اور بہترین مربی کے طور پر مشہور تھیں۔

آپ کی اکلوتی بیٹی حضرت صاحبزادی امۃ المتین بیگم صاحبہ ہیں جو محترم میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کی بیگم ہیں۔ اور جن کے نام پر آپ جماعت میں "اُم متین" کے نام سے بھی مشہور ہیں۔

اس موقعہ پر ادارہ بدر اپنے محبوب امام ہمام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت سیدہ مرحومہ کی بیٹی محترمہ صاحبزادی امۃ المتین بیگم صاحبہ آپ کے داماد محترم میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ اور آپ کے تمام بھائیوں بہنوں بالخصوص قادیان میں مقیم آپ کی ہمشیرہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتے ہوئے دُعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں اپنے مقام قرب سے نوازے آمین۔

اُف یہ سَیلِ رَواں-!

قہقہے ہوں کہاں — رحمتِ بے کراں
الاماں الاماں — اُف یہ سَیلِ رواں
نہ کرے گردشوں کے حوالے کبھی — بارشیں بجلیاں
آزمائش میں قدرت نہ ڈالے کبھی — بہہ رہے ہیں مکاں
پیکرِ خاک ہم — حشر کا ہے سَماں
مثلِ خاشاک ہم — الاماں الاماں
اور یہ طغیانیاں — تیز دھاروں نے جبڑے ہیں کھولے ہوئے
الاماں الاماں — زندگی کے ہیں آثار ڈولے ہوئے
لاکھ تنقید حالات پر ہم کریں — لشکر آب ہیں
اپنے کردار پر بھی نظر ہم کریں — صیدِ گرداب ہیں
کتنی جاں سوز ہے — بچے بوڑھے جواں
عبرت آموز ہے — اب تو پانی سَروں سے اونچا ہوا
آفتِ ناگہاں — سر تو سر ہیں گھروں سے بھی اونچا ہوا
الاماں الاماں — قہر ہی قہر ہے
راہرو ہیں مگر غیر راہوں کے ہیں — شہر در شہر ہے
سب کرشمے ہمارے گناہوں کے ہیں — گاؤں ہیں بے نشاں
روک اپنا غضب — الاماں الاماں
اَے زمانے کے رب — باہر اندر کہیں بھی سکوں تو نہیں
اَے بہت مہرباں — اب رگوں میں بھی پانی ہے خوں تو نہیں

(مظفر وارثی)

بقیہ صفحہ: (۱)

بالآخر یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدا کا عذاب اختلافِ مذہب کے نتیجہ میں ہرگز نہیں آتا بلکہ قوانین قدرت کے توڑنے، گناہوں میں انتہا کر دینے اور ماموروقت کے ساتھ شوخی و شرارت کے نتیجہ میں آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مَیں بار بار لکھ چکا ہوں کہ یہ شدید آفت جس کو خدا تعالیٰ نے زلزلہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے صرف اختلاف مذہب پر کوئی اثر نہیں رکھتی۔ اور نہ ہندو یا عیسائی ہونے کی وجہ سے کسی پر عذاب آسکتا ہے اور نہ اِس وجہ سے آسکتا ہے کہ کوئی میری بیعت میں داخل نہیں یہ سب لوگ اس تشویش سے محفوظ ہیں ہاں جو شخص خواہ کسی مذہب کا پابند ہو، جرائم پیشہ ہونا اپنی عادت رکھے اور فسق و فجور میں غرق ہو اور زانی خونی، چور، ظالم اور ناحق کے طور پر بداندیش، بدزبان اور بدچلن ہو اس کو اس سے ڈرنا چاہئے۔ اور اگر توبہ کرے تو اس کو بھی کچھ غم نہیں اور مخلوق کے نیک کردار اور نیک چلن ہونے سے یہ عذاب ٹل سکتا ہے، قطعی نہیں ہے"۔

(روحانی خزائن جلد نمبر ۲۱ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۵۱)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس حقیقت کے سمجھنے اور وقت کے مامور کو پہچاننے کی توفیق دے۔ (منیر احمد خادم)

بقیہ صفحہ: (۱)

جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد و یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ :267-269 مطبوعہ لندن)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(091) 01872-70105

Vol - 48 | Thursday, 4th Nov 1999 | Issue No: 44

قبول احمدیت میں ہماری داستاں یہ ہے!

مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب کے قلم سے

سب سے پہلے میں اپنا مختصر تعارف کرانا مناسب سمجھتا ہوں۔ خاکسار نے بفضلہٖ تعالیٰ ۱۹۸۰ء میں الٰہ آباد بورڈ سے عربی ادب میں فضیلت کی سند حاصل کی نیز ۱۹۸۱ء میں دارالعلوم مئو سے دورہ حدیث مکمل کیا پھر دوبارہ دارالعلوم دیوبند میں حدیث کا دور مکمل کیا۔ اور اس کے بعد صوبہ بنگال کے مختلف مدارس اسلامیہ میں درس و تدریس کا مشغلہ اختیار کیا حتیٰ کہ ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۵ء تک صدر مدرس و شیخ الحدیث کے عہدہ پر برقرار رہ کر تفسیر بیضاوی و اصح الکتب بعد کتاب اللہ جامع بخاری شریف پڑھانے کی سعادت ملی بعدہٗ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے پنجاب آنے کی توفیق بخشی۔ پنجاب میں آنا ہی خیر و برکت کا موجب ہوا۔ چونکہ یہاں وہ مقدس مقام و دارالامان ہے جہاں حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت ہوئی ہے۔ لیکن چونکہ اس وقت نفس امارہ کا غلبہ تھا ماحول و معاشرہ کا اثر غالب تھا۔ پیشہ ور مولویوں کی طرح ہم بھی کفر کا فتویٰ دینے میں سرگرم تھے جماعت احمدیہ عالمگیر کی مخالفت میں اٹل تھے۔ پنجاب و ہماچل پردیش و ہریانہ میں جماعت کے معلمین و مبلغین کے تعاقب کرنے میں قصر نہ چھوڑی۔ جابجا وقتاً فوقتاً بحث و مباحثے ہوتے رہتے۔ کسی کو جھڑک کر کہہ دیتے آپ صحیح مخرج کے ساتھ قرآن شریف نہیں پڑھ سکتے ہیں اور اپنے کو معلم و مبلغ شمار کرتے ہیں بذات خود جسے پڑھنا نہیں آتا وہ دوسروں کو کیا تعلیم دیں گے۔ ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ قادیان سے ایک وفد ہمارے یہاں تشریف لایا۔ کافی بحث و مباحثہ میں ایک دوسرے کو زیر کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ اس کے بعد الٰہی رحمت جوش میں آئی اور نفسِ لوامہ نے اُبھرنا شروع کیا اور عقلِ سلیم بھی اس بات کی متقاضی ہوئی کہ حسد و عناد میں تو جماعت احمدیہ کے مخالفین کی بہت ساری کتابوں کا مطالعہ کیا اور قادیانیوں کو ختم کرنے کا عزم لئے لکھنؤ تک قدم بڑھایا۔ لیکن کیا تم نے بانی جماعت احمدیہ کی کتابوں کا بھی کبھی جائزہ لیا ہے اور آیت کریمہ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا (کہ اَے مومنو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے آئے تو اس کی خوب اچھی طرح چھان بین کر لیا کرو) ترغیب و ترہیب کرتی رہتی ادھر نفسِ لوامہ نے قلب کو بے چینی و بے اطمینانی میں مبتلا کر دیا اور بہت تتبع و تلاش کے بعد براہین احمدیہ مکمل و حقیقۃ الوحی دستیاب ہوئی۔ دونوں کتابوں کے مطالعہ کے بعد حق کی حقانیت واضح و روشن ہوتی چلی گئی اور بے ساختہ زبان سے ان جملوں کا اجراء ہوا کہ ایسی عدیم المثال و بے نظیر و لاثانی کتب کا مصنف کبھی جھوٹا و کذاب نہیں ہو سکتا جنہوں نے اسلام کی خاطر اپنی جان و مال کو قربان کر دیا وہ کیسے جھوٹے اور کذاب ہو سکتے ہیں یہ مستبعد اور غیر ممکن ہے نیز معاندین و مخالفین کی کتابوں سے توازن کرنے کے بعد حقیقت کا اَور بھی انکشاف ہو گیا کہ ان حضرات کا عبارتوں کو "لا تقربوا الصلوٰۃ" کی طرح سیاق و سباق سے الگ کر کے پیش کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنا اور دُنیا کمانا مقصد ہے۔ یعنی جھوٹ پھیلا کر رزق کمانا اور عیش و عشرت کرنا رہ گیا ہے۔ احقر الورٰی نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی میٹنگوں میں بھی شرکت کی وہاں کا بھی ماحصل و خلاصہ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ یہ لوگ اسلام کیلئے نہیں بلکہ اسلام ان کیلئے ہے۔ سادہ لوح عوام کو مکر و فریب میں مبتلا کر کے اپنا اُلو سیدھا کرنا اخلاق حسنہ شمار کرتے ہیں۔ حکومت و اقتدار کی تڑپ میں فتنہ و فساد قتل و غارت و خونریزی سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل و احسان ہے کہ اس نے اِس عاجز کو اِس دلدل اور غلط ماحول سے نجات بخشا اور ۱۹۹۷ء میں امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو سمجھنے اور پورے انشراح صدر کے ساتھ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق و سعادت عطا فرمائی۔ یہ مختصر کوائف درج کر کے قارئین بدر سے ملتجی ہوں کہ دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے اور میرے اہل و عیال اور خاندان کو بھی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائے اور مجھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کھربوں میل کے فاصلے پر نئے نظام شمسی کی دریافت

کھربوں میل کے فاصلے پر ایک اور نظام شمسی دریافت ہوا ہے۔ یہ نظام ۴۴ نوری سال کے فاصلے پر ہے جس میں تین بڑے سیارے ایک ستارے کے گرد گھوم رہے ہیں۔ پچھلے تین برسوں میں ہمارے نظام شمسی سے ہٹ کر ۱۷- انفرادی سیارے دریافت ہو چکے ہیں لیکن یہ پہلا موقع ہے کہ پورا نظام شمسی دیکھنے میں آیا ہے۔ یہ دریافت امریکی فلکیات دانوں کی ہے جس پر تبصرہ کرتے ہوئے برطانوی ماہر فلکیات ڈاکٹر ایلن پینی نے کہا ہے کہ یہ بہت بڑی دریافت ہے کیونکہ اس سے زمین جیسے سیاروں کے ملنے کے امکانات بڑھ گئے ہیں جن میں زندگی ہو سکتی ہے۔ قبل ازیں جو انفرادی سیارے دریافت ہوئے تھے ان کی ساخت ایسی نہ تھی جن میں زندگی ممکن ہو سکتی لیکن جو نظام اب دریافت ہوا ہے وہ مختلف ہے جس سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ ہماری کہکشاں میں موجود دو کھرب ستاروں میں اس قسم کے متعدد نظام ہونگے۔ (جنگ لندن ۱۶/اپریل ۱۹۹۹ء)

جماعت احمدیہ کشمیر کے طلباء و طالبات کی تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیاں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے درج ذیل بچوں نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ انکی یہ کامیابیاں ان کیلئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے:-

۱- عزیز مکرم شہاب الرحمان میر صاحب آسنور نے سول انجینئرنگ میں اپنی کلاس میں، ریجنل کالج آف انجینئرنگ سرینگر سے اوّل پوزیشن حاصل کر کے اس ضمن میں عزت مآب صدر جمہوریہ بھارت کے ہاتھوں اعزازی سند کا انعام بھی حاصل کیا۔

۲- عزیز مکرم ڈاکٹر اکرام اللہ ٹاک صاحب یاری پورہ نے شیر کشمیر زرعی یونیورسٹی سے B.V.Sc./A.H کے فائنل میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے، یونیورسٹی کے سالانہ کنووکیشن کے موقعہ پر، عزت مآب ڈاکٹر کرشن کانت نائب صدر جمہوریہ ہند کے ہاتھ سے گولڈ میڈل اور اعزازی سند حاصل کی۔

۳- عزیز مکرم عطاء الوحید صاحب، سرینگر نے گزشتہ سال M.B.B.S. کیلئے مقابلہ کے امتحان میں میرٹ کی بنیاد پر کامیابی حاصل کی اَور اب گورنمنٹ میڈیکل کالج جموں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

۴- عزیزہ مکرمہ عارفہ حفیظ صاحبہ، ناصر آباد نے M.B.B.S. کے داخلہ کے مقابلہ کے امتحان میں قابلیت کی بنیاد پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے۔ گورنمنٹ میڈیکل کالج سرینگر میں نشست حاصل کر لی اَور اب وہیں زیر تعلیم ہیں۔

۵- عزیز مکرم وسیم باری ٹاک صاحب آف بالسو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں فزکس میں Ph.D کر رہے ہیں۔ موصوف کو اپنے پروجیکٹ کے سلسلے میں جنیوا کی معروف یونیورسٹی میں کورس کیلئے منتخب کیا گیا ہے اَور انشاء اللہ بہت جلد وہاں جا رہے ہیں۔ موصوف واحد ریسرچ سکالر ہے جو اس غرض سے نیوکلئر آرگنائزیشن جنیوا کی طرف سے مدعو ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاص توجہ اَور دُعاؤں کے نتیجہ میں وادی میں جاری تعلیم الاسلام احمدیہ مدارس میں زیر تعلیم بچے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر اچھے نتائج سامنے آرہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اَور جملہ احباب سے ان تمام بچوں کے روشن مستقبل کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (عبدالحمید ٹاک امیر صوبائی جماعت احمدیہ کشمیر)

بقیہ صفحہ: 7

بے اختیار جذبہ خدمت کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اس کا لفظوں میں اظہار مشکل ہے۔ لیکن ہر شخص چشم تصور سے ان باتوں کا کسی حد تک اندازہ کر سکتا ہے۔ مہمان نوازی ہو تو ایسی ہو خوش قسمت ہے وہ وجود جس نے نہ صرف دل کو موہ لینے والی ان ساری باتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ وہی ان کا مورد بھی تھا۔

پس آپؓ نہ صرف مہمان نوازی اور اکرام ضیف میں اعلیٰ ترین معیار پر قائم تھے بلکہ اسے ایک خدمت اور فرض یقین کرتے ہوئے دلی محبت اور بے ساختگی سے سرانجام دیتے تھے۔ مہمان نوازی کے کاموں میں آپ کی بنفس نفیس شمولیت اور مہمان کی خدمت خود اپنے ہاتھوں سے کرنے کا شوق اس بے تاب تڑپ اور جذبہ کا آئینہ دار ہے جو آپ کی زندگی میں جزو اعظم کے طور پر شامل تھا۔

اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں اور برکتیں ہوں حضرت رسول کریمؐ کے اس روحانی فرزند جلیل پر جس نے مہمان نوازی کے یہ سب آداب اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰؐ سے سیکھے اور اپنی ساری زندگی ان پر ایسا عمدہ عمل کرتے دکھایا کہ فی الحقیقت اس زمانہ میں دنیا کے استاد بن گئے۔

شاگرد نے جو پایا اُستاد کی دولت ہے
احمدؑ کو محمدؐ سے تم کیسے جدا سمجھے

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

معاندین احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دُعا بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔